UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222874
UNIVERSAL
LIBRARY

The Drinched Book

text fiy book

مصر کی رقاصہ

پطرس

کہی بک ڈپو لاہور

OUP—67—11-1-68—5,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

مصر کی رقاصہ

احمد شاہ بخاری پطرس ایم۔اے (کینٹب)

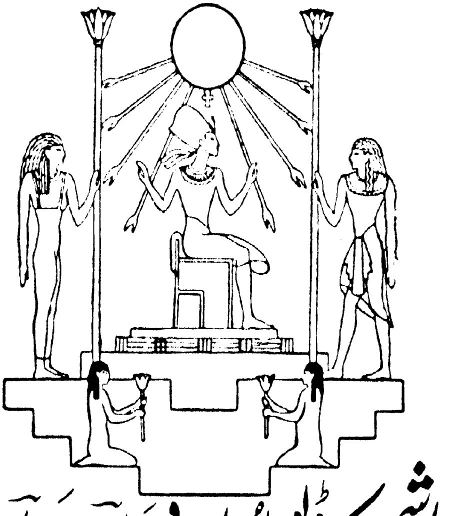

ہاشمی بک ڈپو لوہاری دروازہ۔ لاہور

دیباچہ

دنیا میں بہت سی باتیں سمجھ میں آنا مشکل ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کتاب پر دیباچہ لکھوانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ یہ تو نہیں ہے۔ کہ بخاری صاحب سے لوگ ناآشنا ہیں۔ یا کتاب اپنے موضوع کی وضاحت نہیں کرتی۔ ایک ہی وجہ ذہن میں آتی ہے کہ پڑھنے والے اسے اناطول فرانس کی تصنیف تصوّر نہ کر لیں۔ یہ بھی کچھ زیادہ قرین قیاس نہیں اس لئے کہ اناطول فرانس کی تائیس بہت مشہور کتاب ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ وہ ڈرامہ کی طرز پر نہیں۔ بلکہ افسانہ کی صُورت میں لکھی گئی ہے۔ دیباچہ کا مقصد صرف اتنا بتا دینے سے حل ہو جانا چاہیئے۔ کہ یہ

کتاب موسیو گیلیے کے اوپرا[1] (OPERA) تائیس کا ترجمہ ہے۔ جو اناطول فرانس کے مشہور ناول سے ماخوذ ہے۔ چند کرداروں کے نام بدل دیئے گئے ہیں۔ اور ڈرامہ کی مخصوص قیود کی وجہ سے واقعات ملخّص اور مناظر محدود کر دیئے گئے ہیں۔

اناطول فرانس نے تھیبس اور سکندریہ کے رومانی مناظر اور راہب پفنوطیس کے کرب و اضطراب کی پرہول تفاصیل پر بہت زور صرف کیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں یہ باتیں بہت حد تک اشارۃً ظاہر کی گئی ہیں۔ اس لئے کہ ڈرامہ اور خصوصاً اوپیرا پڑھنے کے لئے نہیں لکھے جاتے ہیں۔ ان میں مناظر اور جذبات کی تفسیر الفاظ کے علاوہ اسٹیج کی آرائش اور اداکاری سے کی جاتی ہے۔ پڑھنے والے کو خیالی اسٹیج اور خیالی اداکار وضع کرنے پڑتے ہیں۔ ڈرامہ سے کلی طور پر محظوظ ہونا اس کے بغیر ممکن نہیں۔ مترجم

[1] اوپیرا۔ ڈرامہ اور موسیقی کا امتزاج ہے۔ اس میں ڈرامائی واقعات اور مضامین کی موسیقی کے ذریعے سے ترجمانی کی جاتی ہے۔

کا کمال یہ ہے کہ اس نے پڑھنے والے کا کام نہائیت آسان بنا دیا ہے۔ اور اسے موجودہ کتاب کی مکمل تخئیلی گرفت میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ الفاظ کی پروقار موسیقی، فقروں کا متناسب اتار چڑھاؤ۔ مکالموں کی ڈرامائی اور مترنم حرکت، ان سے نہ صرف کرداروں میں جان آگئی ہے۔ بلکہ تھیبس اور سکندریہ کی دھندلی اور دور دراز فضا گذشتہ رات کے کسی دلفریب خواب کا جزو معلوم ہونے لگتی ہے۔ اسلوب یکساں اور ہم آہنگ ہے۔ اور تحریر کے بعض حصوں میں نثر کا ڈانڈا نظم بلکہ نغمہ سے جا ملتا ہے:

تائیس۔ آہ تھکن اور اداسی سے میری زندگی بھاری ہو رہی ہے۔ مرد سب کے سب بے پروا اور ہوس کار ہیں۔ عورتیں حاسد اور بدخواہ ہیں اور زندگی کی گھڑیاں بوجھل ہو رہی ہیں۔ میرے دل میں ہوکیں اٹھتی ہیں۔ مجھے آرام کہاں نصیب ہوگا۔ اور مسرت کہاں حاصل ہوگی (سوچ میں ڈوبی ہوئی آئینہ اٹھا لیتی ہے) اے میرے وفادار آئینے مجھے ڈھارس دے۔

مجھ سے کہہ کہ میں اب بھی حسین ہوں ۔ مجھ سے کہہ کہ میرا حسن لازوال ہے۔ میرے گلاب سے ہونٹ کبھی خشک نہیں ہونگے اور میرے بالوں کی سنہری چمک کبھی مدہم نہ ہوگی ۔ مجھ سے کہہ میں حسین ہوں اور میرا حسن لازوال ہے"

(سنبھل کر اور غور سے کان لگا کر سنتی ہے ۔ گویا کسی غیر معلوم مقام سے کوئی آواز کچھ کہہ رہی ہے)

"تائیس تمہارا حسن ڈھل جائے گا ——— تو پھر ایک دن ایسا بھی آئے گا ۔ جب تائیس تائیس نہ رہے گی ؟

نہیں! نہیں! مجھے یقین نہیں آتا ——— اور اگر کوئی مخفی ترکیب کوئی سحر کا فن ایسا نہیں ۔ جو حسن کو برقرار رکھ سکے تو اے وینس تو ہی مجھے اس کے ابدی ہونے کا یقین دلا (وینس کے بت سے مخاطب ہو کر زیر لب دعا مانگتے ہوئے) وینس ——— جو آنکھوں سے اوجھل ہے ۔

اور پھر بھی موجود ہے۔ وینس مجھے جواب دے۔ مجھ سے کہہ کہ میں حسین ہوں اور میرا حسن لازوال ہے۔ میرے گلاب کے سے ہونٹ کبھی خشک نہ ہونگے۔ اور میرے بالوں کی سنہری چمک کبھی مدہم نہ ہوگی ——— مجھ سے کہہ کہ میں حسین ہوں اور میرا حسن لازوال ہے ہمیشہ کے لئے! ہمیشہ کے لئے! ہمیشہ کے لئے!"

تائیس کا موضوع نہائیت سادہ ہے۔ مجھے بعض اوقات شبہ ہونے لگتا ہے کہ اس میں ضرور کہیں کوئی پیچ ہوگا جو نظر نہیں آتا۔ لیکن بظاہر اس میں جسم اور روح کی قدیم جنگ کا ایک رخ دکھایا گیا ہے۔ جس میں جسم کو فتح نصیب ہوتی ہے ÷

کسی زمانے میں مذہب پر جسم کی حکومت تھی۔ اور جسمانی لذتوں کی تکمیل کو جنتِ فردوس کا بدیل سمجھا جاتا تھا۔ اناطولِ فرانس کے ہم خیال سمجھتے ہیں کہ رہبانیت کے پیشواؤں نے اپنی حکومت جمانے کے لئے جسم اور روح میں پھوٹ ڈلوادی تاکہ روحوں کی نجات کا

ٹھیکہ اُن کے ہاتھ میں آجائے، نئی حکومت نے جسم سے ہولناک انتقام لئے، روحانی ایوانوں کی تعمیر کے لئے جسم کو خاکستر ہونا پڑا۔ حسن، عشق اور لاتعداد لذیذ حسیات جو انسانی زندگی کو رنگین اور قابلِ قبول بناتی ہیں۔ ایک ظالمانہ اور غیر فطری نظام کی بھینٹ ہو گئیں۔ جیتی جاگتی حقیقتیں موہوم خوابوں پہ قربان کر دی گئیں لیکن جسم کی تذلیل فطرت کی توہین ہے جسم کے قوانین قوی اور اٹل ہیں۔ اور جسم کے منکر کا عذاب روح کے منکر سے کہیں زیادہ اور شدید ہے۔ اس لئے کہ ایک معلوم ہے اور دوسرا موہوم۔ ایک واقعی اور دوسرا خیالی ؛

تائیس، وینس اور ایروس کی پجارن ہے۔ اسے اپنے عقائد پر اعتماد اور اپنے خداؤں پر گھمنڈ ہے۔ "تمہاری آنکھوں میں جو روشنی چمک رہی ہے۔ اسے کیوں جھٹلا رہے ہو؟ کونسی منحوس حماقت ہے۔ جو تمہاری تقدیر کے رستے میں حائل ہے؟ انسان عشق کے لئے بنا ہے۔ اور تم دھوکا کھا رہے ہو؟ —————— تم عشق کی بخیہ کاری

کو نہیں جانتے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ اور پھولوں کا تاج پہن لو۔ عشق کے سوا باقی سب جھوٹ ہے۔ اپنے بازو عشق کے آگے پھیلا دو۔"

"وینس سے سرکشی کرنے والے ہمت ہو تو آجانا"

روح کا نمائندہ تھیبس کا راہب اتائیل تائیس کے جسم کی بھینٹ مانگنے آتا ہے۔ اس نے اپنے دل کے کواڑ اور اپنے جسم کی آنکھیں زور سے بھینچ رکھی ہیں تاکہ حسین دُنیا کی کوئی شعاع ان میں داخل نہ ہونے پائے لیکن جسم میں لاتعداد نامعلوم درزیں ہیں۔ اور حسُن کی روشنی ایکس ریز سے زیادہ تیز ہے۔ تائیس کی موجودگی میں اتائیل اس کی ہلکی ہلکی غیر محسوس سرائیت سے خوفزدہ ہو جاتا ہے:

اے خداوند۔ اس عورت کا درخشندہ چہرہ میری آنکھوں کو خیرہ نہ کرے۔ اس کی دلآویزی کا جادو میرے استقلال کے سامنے بیکار رہ جائے"۔

لیکن ابھی اتائیل کے امتحان کا وقت نہیں آیا۔ خوف کی وجہ سے اس کی خشونت،

اس کا تبلیغی خروش اور بھی بڑھ جاتا ہے۔" میں اینٹونوے کا راہب اتانئیل ہوں۔ میں مقدس صحرا سے آیا ہوں اور میں اس نفس امارہ پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جس کے پنجہ میں تو گرفتار ہے۔ اے عورت! میں تیرے سامنے اس طرح کھڑا ہوں۔ گویا کسی قبر کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور تجھ سے کہہ رہا ہوں کہ تائیس خدا کے حکم سے زندہ ہو جا"۔

راہب جیت جاتا ہے۔ لیکن اس کی جیت کتنی گریز پا ہے۔ تائیس اپنے جسم کو جھٹلا دیتی ہے لیکن اس کا کفر کتنا باطل ہے۔ جسم کے قوانین سنگین اور جسم کا انتقام اٹل ہے۔ تائیس کا جسم اور اتانئیل کی روح دونوں اپنی بغاوت کا خوفناک کفّارہ ادا کرتے ہیں ——— تائیس مر رہی ہے۔

اتانئیل (بہت ہلکی آواز میں) تائیس!

تائیس (آنکھیں کھول دیتی ہے۔ اور حسرت زدہ نظروں سے اتانئیل کے چہرہ کو دیکھتی ہے) محترم باپ تم ہو؟ تمہیں وہ شاندار سفر یاد ہے۔ جب تم مجھے یہاں لیکر

آئے تھے ۔

اتانیئل ۔ میں تمہارے نسوانی حسن کے سوا باقی سب بھلا چکا ہوں ۔

تائیس ۔ تمہیں وہ راحت اور آرام کی گھڑیاں یاد ہیں ۔ اس خیابان کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ۔

اتانیئل ۔ (والہانہ) مجھے صرف وہ پیاس یاد ہے ۔ جو تمہارے سوا کوئی نہیں بجھا سکتا ۔

تائیس ۔ اور پھر تمہیں وہ مقدّس الفاظ یاد ہیں ۔ جب تمہاری زبان سے میں نے سچے عشق کی حقیقت کو پہچانا ۔

اتانیئل ۔ میں تمہیں دھوکا دے رہا تھا ۔

تائیس ۔ اور وہ دیکھو ۔ صبح ہونے کو آئی ۔ مشرق کے شہابی رنگ کو دیکھو!

اتانیئل ۔ نہیں نہیں آسمان بے حقیقت ہے ۔ سب ہیچ ہے ۔ زندگی اور انسانی

محبت کے سوا باقی سب جھوٹ ہے ۔ میں تم پر مرچکا ہوں ؛

تائیس ۔ جنت کے دروازے کھل رہے ہیں ۔ وہ دیکھو خدا کے فرشتے اور رسول آپہنچے ۔ وہ مسکراتے ہوئے ، ہاتھوں میں پھول اٹھائے آرہے ہیں ؛

اتانئیل ۔ میری راحت ۔ میری زندگی ۔ میری بات سنو ؛

تائیس ۔ (اُٹھ کر کھڑی ہوگئی ہے اور کانپ رہی ہے) وہ سفید سفید پروں والے فرشتے آسمان پر اُڑ رہے ہیں اور جیسا کہ تم نے کہا تھا ۔ شفیع خداوندی اپنی نور کی انگلیوں سے میرے آنسو ہمیشہ کے لئے پونچھ رہا ہے ؛

اتانئیل ۔ کہو کہ میں زندہ رہونگی ۔ کہو کہ میں کبھی نہ مروں گی ؛

تائیس ۔ سنہری ساز کا ترنم مجھے مسحور کر رہا ہے ۔ معطر ہوائیں مجھے مست کر رہی ہیں ۔ میری مصیبتوں پر آسمانی برکات کا نزول ہو رہا ہے ۔ آہ ۔ خداوند ۔ آہ مجھے خدا نظر آرہا ہے ؛

(مرجاتی ہے)

اتنا ئیل گھٹنوں کے بل گر پڑتا ہے ؛"

بخاری صاحب اور ان کا ترجمہ تعریف و توصیف سے بہت بالا ہے
"مشک آنست کہ خود ببوید" اور میرے لئے عطاری کا دعوے کرنا
بھی گستاخی ہے ؛

"فیض"

مناظر

باب اوّل

منظر اوّل .... صحرائے تھیبس۔ دریائے نیل کے کنارے راہبوں کی جھونپڑیاں

منظر دوم .... سکندریہ۔ نیسیس کا گھر

باب دوم

منظر اوّل .... تائیس کا محل

منظر دوم .... تائیس کے محل کے سامنے کا چوک

باب سوم

منظر اوّل .... ریگستان میں ایک خیابان

منظر دوم .... صحرائے تھیبس۔ راہبوں کی جھونپڑیاں

منظر سوم .... البین کے گھر کا باغیچہ

افراد

تائیس	. . . .	سکندریہ کی ایک حسین رقاصہ
اتانئیل	. . . .	ایک راہب
پالیمون	. . . .	ایک بوڑھا راہب
نسیس	. . . .	سکندریہ کا رئیس
مرتال کروبیل	}	نسیس کی خواصیں
البین	. . . .	راہبہ عورتوں کی سردار

چند اور راہب

باب سوم

پہلا منظر

(صحرائے تھیبس - دریائے نیل کے کنارے سینو بیت راہبوں کی جھونپڑیاں-

ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا

بارہ راہب ایک لمبی میز کے گرد بیٹھے ہیں - اُن کے بیچ میں بوڑھا پالیموں اس غریبانہ طعام کی صدارت کے فرائض انجام دے رہا ہے - جو میز پر چُنا ہوا ہے - ایک جگہ خالی ہے - جہاں اتانیل کو بیٹھنا تھا)

ایک راہب -

یہ روٹی رکھی ہے -

دُوسرا -

اور یہ نمک ہے -

تیسرا :-

اور یہ پودینہ ہے -

چوتھا :-

اور یہ شہد ہے -

پانچواں:۔

اور یہ پانی ہے۔

پالیمون:۔

(کھڑا ہو کر بڑے جوش کے ساتھ) آسمان سے ہر صبح شبنم کی طرح میرے باغیچے پر برکات کا نزول ہوتا ہے۔ آؤ اس خداوند کی ستائش کریں جو ہمیں نعمتیں بخشتا ہے۔ آؤ اس کے حضور میں دُعا مانگیں کہ وُہ ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں رکھے۔

راہب

(بہت نرم آواز میں) اے خدا جہنّم کے شیاطین ہمارے راستے سے دُور ہو جائیں۔
(راہب چُپ چاپ کھانا کھاتے ہیں)

ایک راہب

(مُہرِ سکوت توڑ کر) اے خداوند ہمارے بھائی اناتیل پر اپنے بازوئے قوّت پھیلائے رکھ!

بہت سے راہب

(افسوسناک لہجے میں) اناتیل!

چند اور راہب

(اسی لہجے میں) کتنا عرصہ گذر چکا اور وہ ابھی واپس نہیں لوٹا!

دوسرے راہب - وہ کب واپس آئے گا؟

پالیمون

(جیسے کسی راز کو چھپا رہا ہو) اس کی واپسی کا وقت قریب آ رہا ہے - میں نے کل رات اسے خواب میں دیکھا - اس کے قدم تیز تیز اُٹھ رہے تھے - اور وُہ ہماری طرف آ رہا تھا -

راہب

(جوش کے ساتھ) اناٹیل خدا کے برگزیدہ بندوں میں سے ہے (تقدس کے لہجے میں) وہ خواب میں جلوہ نما ہوتا ہے -

(اناٹیل[1] داخل ہوتا ہے - اور بہت آہستہ آہستہ قریب آتا ہے - جیسے غم اور تھکن سے چُور ہے)

راہب

(ادب کے ساتھ) وُہ آ گیا! وُہ آ گیا!

اناٹیل

(درمیان کھڑا ہو کر مغموم آواز میں) تم پر سلام ہو!

---

[1] ناول میں اس کیریکٹر کا نام پفنوتوس ہے - اوپیرا نویس نے پفنوتوس کے نام کو بھدا سمجھ کر اسے بدل دیا -

پالیمون اُور راہب

بھائی تم پر سلام ہو! (سب اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں) تم بہت ماندہ ہو۔ تمہارا چہرہ غُبار آلُود ہے۔ آرام کرو۔ اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔ کچُھ کھا لو۔ کچُھ پی لو۔

(اتانیئل غم زدہ انداز میں بیٹھ جاتا ہے اور آہستہ سے کھانے کو اپنے سامنے سے ہٹا دیتا ہے)

اتانیئل

نہیں میرا دل ناکامی سے لبریز ہے۔ میں الم زدہ اور دل شکستہ ہُوں۔ تمام شہر معصیت کے چنگل میں ہے۔ ایک عورت تائیس نے سیاہ کاری اُور حیا سوزی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ اور اس کے ہاتھ سے جہنّم بنی نوعِ انسان پر حکومت کر رہا ہے۔

راہب

(معصومیت اور سادگی کے انداز میں) یہ تائیس کون ہے؟

اتانیئل

(تھوڑی دیر کے لئے جیسے خواب سے بیدار ہوتا ہے اُور پھر خواب کی سی کیفیت میں کھو یا جاتا ہے) معبدِ وینس کی ایک آبرو باختہ پجارن! (عجز کے لہجے میں اور نرم آواز سے جیسے کسی گئے گزرے زمانے کے واقعات دُہرا رہا ہو) افسوس اس وقت جب میں کم عمر تھا۔ اس سے پیشتر کہ میری رُوح پر رحمتِ خداوندی کا نزول ہُوا۔

میں اسے جانتا تھا (گھبراہٹ کے عالم میں) ایک دن . . . . اور میں اعتراف کرتا ہوں اور نادم ہوں . . . . میں اس کے لعنتی دروازے کے سامنے ٹھہر گیا۔ لیکن خدا نے مجھے اس قحبہ سے بچا لیا۔ اور صحرا میں مجھے اطمینان قلب عطا فرمایا۔ جہاں میں نے اس گناہ سے کنارہ کشی اختیار کی۔ جو شاید مجھ سے سرزد ہو جاتا۔ آہ میری رُوح میں ایک تلاطم ہے۔ تائیس کی حیا سوزی اور تباہ کاری سے میرا دل خون ہے۔ تمنا ہے کہ میں اس عورت کی رُوح کو خدا کے نام پر مفتوح کروں۔

پالیمون

(نرمی کے ساتھ دانشمندانہ انداز میں) میرے بیٹے۔ ہم راہبوں کو اس دُنیا کے لوگوں سے احتراز واجب ہے شیطان کے مکر سے خبردار رہو۔ عقل ابدی نے ہمیں یہی سبق سکھایا ہے ——— رات ہو رہی ہے آؤ دعا مانگیں اور سو جائیں۔

(راہب پر اسرار ہیبت اور تقدس کے انداز میں دست بستہ سر جھکائے ایک ایک کر کے دُعا مانگتے ہوئے اپنی اپنی جھونپڑیوں کو چلے جاتے ہیں)

پالیمون

اے خدا جہنّم کے سیاہ شیاطین ہمارے رستے سے دُور ہٹ جائیں۔ اے خدا ہمارے رزق اور پانی کو برکت دے! اے خدا ہمارے باغیچوں کے پھلوں پر اپنی رحمت نازل کر! ہمیں وہ نیند نصیب کر جسے بدخوابی برہم نہ کرے۔ اور وُہ

آرام عطا فرما جس میں کوئی کھٹکا نہ ہو۔

(اندھیری رات میں سکون اور خاموشی کے ایک لمحے کے بعد تاریکی کے درمیان ایک روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ روشنی کی اس دھند میں سکندریہ کے تھیئٹر کا اندرونی حصہ دکھائی دیتا ہے۔ بنچوں پر ہزارہا لوگ بیٹھے ہیں۔ سامنے ایک سٹیج ہے جس پر تائیس نیم برہنہ لیکن نقاب پوش افرودائٹی کے عشقیہ جذبات کو حرکاتِ رقص سے ادا کر رہی ہے۔ تماشائی بلند آہنگی کے ساتھ دیر تک داد دیتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ تمام آوازیں یوں سنائی دیتی ہیں جیسے بہت دُور سے آ رہی ہوں تائیس کا نام اس ہجوم میں ہر شخص کی زبان پر ہے۔ لیکن کانوں تک بہت مدھم ہو کر پہنچتا ہے۔ شور و ہنگامہ بڑھتا جاتا ہے اور تائیس کی حرکات اور بھی پُرمعنی ہوتی جاتی ہیں۔ پھر یہ تمام منظر دفعتہً غائب ہو جاتا ہے۔

———— دن نکل آتا ہے)

اتانیئل

(آہستہ آہستہ خواب سے بیدار ہو کر یک لخت اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی آواز غصے اور رنج سے بھری ہے) شرم، شرم! قہر! ابدی تاریکی! خداوند میری مدد کر! (سجدے میں گر جاتا ہے) اے خداوند! اے خدائے ذوالجلال جس نے ہماری رُوح اور ہمارے دل میں رحم ڈالا۔ تعریف تجھی کو ہے! میں اس خواب کا اشارہ سمجھتا ہوں۔ میں ابھی یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا (جوش سے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے)

میں اس عورت کو گناہ سے نجات دلواؤنگا۔ میں اسے نفس کے بندھنوں سے آزاد کراؤنگا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان کے ماتم زدہ فرشتے اس کی طرف جھک رہے ہیں۔ اے خدا کیا وہ تیرے ہی مبارک دہن کا ایک سانس نہیں؟ اس کا گناہ جس قدر تاریک ہے۔ اتنا ہی رحم کا سزاوار ہے۔ لیکن میں اسے بچاؤنگا۔ اسے میرے حوالے کردے۔ اور اے خداوند پھر میں اسے تیری نذر کردونگا تاکہ اسے حیات ابدی نصیب ہو (راہبوں کو بلاتا ہے جو اس کے گرد جمع ہوجاتے ہیں) اے بھائیو اب کے سب اُٹھ کھڑے ہو۔ آؤ۔ مجھے غیب کی طرف سے اشارہ ہُوا ہے۔ مجھے پھر اس ملعون شہر کی طرف لوٹنا ہے۔ خدا نہ کرے کہ تائیس گناہ کے سمندر میں اور بھی ڈوب جائے۔ خدا نے مجھے منتخب کیا ہے کہ میں تائیس کو اس کے پاس واپس لے آؤں۔

(اتانیئل پالیموں کے سامنے سر جھکاتا ہے)

پالیموں

(نہایت پُرسکون لہجے میں نرمی کے ساتھ ملامت کرتے ہوئے) میرے بیٹے! ہم راہبوں کو اس دُنیا کے لوگوں سے احتراز واجب ہے ——————

عقل ابدی نے ہمیں یہی سبق سکھایا ہے

(راہب اتانیئل کے ساتھ ساتھ سڑک تک جاتے ہیں۔ اور پھر گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر اتانیئل کی دعاؤں کو دہراتے ہیں۔ جس کی آواز صحرائے تھیبس کی تنہائیوں میں آہستہ آہستہ

غائب ہو جاتی ہے]

اتانیئل کی آواز

(دُور سے) نُور اور رحمت کی مقدس رُوح۔ میرے دل کو تقویت دے!

راہب

اس کے دل کو تقویت دے۔

اتانیئل کی آواز

(بہت دور سے) اور مجھے معلم الملکوت کی سی طاقت دے تاکہ میں بدی کی چالوں کا مقابلہ کروں!

راہب

اور اسے معلم الملکوت کی سی طاقت دے تاکہ وُہ بدی کی چالوں کا مقابلہ کرے

(مکمل خاموشی۔ پردہ آہستہ آہستہ گرتا ہے]

دوسرا منظر

سکندریہ

نیسس کے گھر کے باہر کا چبوترہ۔ آس پاس بڑے بڑے سایہ دار درخت ہیں چبوترہ پر سے شہر اور سمندر کا منظر دکھائی دے رہا ہے۔ دائیں طرف بھاری بھاری پردے لٹک رہے ہیں۔ ان کے پیچھے ایک عالیشان ایوان ہے جو ضیافت کے لئے آراستہ ہے +

اناٹیل آہستہ آہستہ داخل ہوتا اور پیچھے کو ٹھہر جاتا ہے +

ایک غلام اُسے دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی طرف بڑھتا ہے]

غلام

اے فقیر یہاں سے دُور ہو جا۔ اور کہیں اور جا کر بھیک مانگ۔ میرا آقا تجھ جیسے کتّوں کو پاس نہیں آنے دیتا۔

اناٹیل

(نرمی کے ساتھ) میرے بیٹے۔ اگر تیری ناراضگی کا موجب نہ ہو۔ تو میرا کہا مان۔ میں تیرے آقا کا دوست ہوں۔ اور اس سے اسی وقت ملنا

چاہتا ہُوں۔

غلام

بھکاری یہاں سے دُور ہو جا (اتانیل پر اپنا عصا اٹھاتا ہے)

اتانیئل

(نرم لہجے میں مگر رُعب کے ساتھ) مجھے مارنا ہو تو مار لو۔ لیکن اپنے آقا کو میرے آنے کی اِطّلاع کر دو۔ جاؤ!

[اتانیل کی پُر وقار نگاہ کی تاب نہ لا کر غلام پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جُھک کر سلام کرتا ہے۔ اور پھر گھر میں غائب ہو جاتا ہے]

[اتانیئل تنہائی میں تھوڑی دیر کے لئے چبوترے پر سے سامنے پھیلے ہوئے منظر کو غور سے دیکھتا رہتا ہے]

اتانیئل

بدکار شہر!——— خدا کی پناہ! سکندریہ! جہاں میں گناہ میں پیدا ہُوا۔ وُہ رنگیلی فضا جہاں میں نے عشرت کی بے پناہ خوشبو میں سانس لیا۔ ہوس انگیز سمندر جہاں میں نے زریں چشم سحری نازنین کا ترنم سُنا۔ ہاں یہی میرے سفلی نفس کا گہوارہ تھا۔ سکندریہ! میرا گہوارہ! میرا وطن سکندریہ۔ میں نے تیرے عشق سے اپنے آپ کو آزاد کر لیا ہے۔ مجھے تیرے زر و دولت سے، تیرے

علم وفن سے، تیرے حسن سے نفرت ہے، میں تجھ سے نفرت کرتا ہوں !
—— اور تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں۔ تجھے میں اس عبادت گاہ کی طرح ملعون سمجھتا ہوں جہاں ناپاک ارواح نے اپنا بسیرا بنا لیا ہو۔ آسمانی ہوا کے جھونکو جنّت کے فرشتو۔ آؤ۔ اور اپنے پروں کی جنبش سے اس زہر آلود فضا کو مجھے چاروں طرف سے گھیرلے گی معطّر بنا دو۔

(آوازیں اور قہقہے سنائی دیتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد نسیس۔ کرویل اور مرنال دو حسین لونڈیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے داخل ہوتا ہے۔ اتائیل کو دیکھ کر رُک جاتا ہے۔ اور لونڈیوں کو چھوڑ کر اپنے دونوں بازو پھیلائے تپاک کے ساتھ اتائیل کی طرف بڑھتا ہے)

نسیس

(گرمجوشی کے ساتھ) اتائیل۔ تم ہو ؟ میرے مکتب کے رفیق۔ میرے دوست، میرے بھائی۔ ہاں میں تمہیں پہچانتا ہوں۔ گو تمہاری صورت اب انسانوں کی نسبت حیوانوں سے زیادہ مشابہ ہے۔ آؤ۔ آؤ۔ مجھ سے بغلگیر ہو جاؤ۔ تم صحرا کو خیرباد کہہ آئے ہو ؟ تم پھر ہم میں شامل ہونے آرہے ہو ؟

اتائیل

نسیس تم اس رقاصہ تائیس کو جانتے ہو ؟

نسیس

(ہنس کر) یقیناً میں اسے جانتا ہوں۔ صرف جانتا ہی نہیں بلکہ وہ میری ہے

صرف ایک اور دن کے لئے۔ میں نے اپنے تاکستان اس کی خاطر بیچ ڈالے اپنے تاکستان اور اپنی زمینیں اور اپنی چکیاں۔ اور اس کی خاطر میں نے اپنے قصیدوں کے تین دیوان مرتب کئے۔ لیکن یہ سب کچھ بے سود تھا۔ اس کی ہوس کو پورا کرنے کے لئے میری انتہائی کوششیں بھی لاحاصل ہیں۔ اس کا عشق خواب کی مانند نازک اور جلد غائب ہو جانے والا ہے۔ اتانیل تم کو اس سے کیا کام ہے؟

اتانیل

میں اس کے قدم خدا کے رستے پر ڈالنے آیا ہوں۔

نسیس

(کھلکھلا کر ہنس پڑتا ہے) میرے سادہ لوح دوست۔ وہ وینس کی پجارن ہے۔ وینس کے قہر کو مت جگاؤ۔

اتانیل

میں اس کے قدم خدا کے رستے پر ڈالنے آیا ہوں۔ جا نسیس۔ میں تائیس کو اس ناپاک محبت سے چھڑا کر لے جاؤنگا۔ میں اسے یسوع مسیح کی دلہن بناؤنگا اور وہ اپنی زندگی راہب خانے میں بسر کرے گی۔ تائیس آج میرے ساتھ جائے گی +

نسیس

(اتانیل کے کان میں ہنس کر) وینس کے قہر کو مت جگاؤ۔ وہ انتقام لے گی +

اتائیل خدا میرا نگہبان ہوگا (ایک لمحے کے بعد) اس عورت سے میں کہاں مل سکتا ہوں؟

نسیس.

یہیں پر۔ آج وہ میرے دسترخوان کی زینت ہوگی۔ آج آخری دفعہ وُہ اس نشاط پرست محفل کی رونق ہوگی۔ آج رات وہ تھیٹر میں رقص کر رہی ہے۔ اور وہاں سے سیدھی یہاں آئے گی +

اتائیل

اے دوست مجھے ایشیائی لباس پہننے کو دو۔ تاکہ میں اس ضیافت کے شایاں نظر آؤں +

نسیس

اے نازنینو۔ کرو بیل اور مرتال۔ جلدی کرو اور اتائیل کو لباس پہنا دو +

(نسیس اور اتائیل رفیقانہ گفتگو میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ مرتال تالی بجاتی ہے۔ ایک خدمت گار حاضر ہوتا ہے۔ اور مرتال کا حکم پا کر چلا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد غلام ایک صندوق اُٹھائے داخل ہوتے ہیں۔ جس میں سے کرو بیل اور مرتال اتائیل کے لئے سنگھار کا سامان نکالتی ہیں۔ ایک چمکدار نقرئی آئینہ اتائیل کو دکھاتی ہیں اور ہنس دیتی ہیں۔ اتائیل اسی طرح بیٹھا نسیس سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ لونڈیاں اس کے بالوں کو خوشبودار تیل لگاتی ہیں اور اس کے سر اور ڈاڑھی کو کنگھی کرتی ہیں۔ نسیس مُسکراتا ہُوا ان کو دیکھتا رہتا ہے)

نسیس

اب میں ایک بار پھر نہیں ویسا ہی آراستہ دیکھونگا۔ جیسے کبھی پہلے دیکھا کرتا تھا۔

اتانیل

ہاں۔ میں جہنّم کا مقابلہ کرنے کے لئے جہنّم ہی کے ہتھیاروں سے سجونگا۔

نسیس

مغرور فلسفی! انسان کا دل کمزور ہے۔

اتانیل

جب خداوند میرا رہبر ہے تو میں غرور سے خوف نہیں کھاتا۔

کرویل

(مرتال سے) جوان ہے۔

مرتال

(کرویل سے) خُوبصورت ہے۔

کرویل

اس کی داڑھی کے بال اُلجھے ہوئے ہیں۔

مرتال

اس کی آنکھوں میں آگ بھری ہے۔

کروبیل
اس کے سر کے گرد یہ پٹی بُہت بھلی معلُوم ہوتی ہے۔

مرنال
.
یہ انگشتری پہن لو۔

کروبیل
اپنے بازو آگے کو پھیلا دو۔

مرنال
اور اپنی اُنگلیاں۔

مرنال اَور کروبیل
جوان ہے اور خُوبصورت ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں آگ بھری ہے۔

مرنال
(سنگار کو جاری رکھتے ہوئے) اب لباس پہن لو۔

کروبیل
(خوشامد سے) یہ سیاہ پشم کا کُرتہ اتار ڈالو۔

اتانئیل
(ان سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے) ہٹ جاؤ یہ مُجھ سے کبھی نہ ہوگا!

[کروبیل اور مرنال پہلے تو اتانئیل کے درشت انکار سے ڈر کر پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے قریب آتی ہیں]

کروبیل اور مرتال

(سیاہ پشم کے کرتے پر لباس فاخرہ پہنا کر) یہ لو اپنے زہد و تقوے کو اس نرم و نفیس ملبوس سے ڈھانپ لو۔

نسیبس

(اتانیئل سے) ان کی ہنسی مذاق سے رنجیدہ نہ ہو۔ اور ان کے سامنے اپنی نظروں کو نیچا نہ کرو۔
بلکہ آنکھیں اُٹھا کر اُن کے حُسن کی داد دو۔

اتانیئل

(اپنے آپ سے) اے نور کی رُوح۔ آ۔ اور میرے دل کو اس جنگ کے لئے مضبوط بنا دے جو مجھے بدی کی قوتوں سے لڑنا ہے۔

کروبیل اور مرتال

اس کا حسن کسی نوجوان دیوتا کا سا ہے۔ اگر فینبی اسے دیکھ پائے تو اس خشک زاہد کے سینے میں پھر انسانوں کا سا دل دھڑکنے لگ جائے۔

مرتال

(اتانیئل سے) آؤ ہم تمہیں کفش زرّیں پہنا دیں۔

کروبیل

(اتانیئل سے) آؤ ہم تمہارے رخساروں پر عطر چھڑک دیں +

کروبیل اور مرتال

(ایک دوسرے سے) اس کا حسن کسی نوجوان دیوتا کا سا ہے۔

(بہت دور سے تحسین کے نعروں کی آواز سنائی دیتی ہے نسیس چبوترے پر جا کر شہر کی طرف دیکھتا ہے۔ پھر واپس آکر مسکراتا ہوا تائیس سے مخاطب ہوتا ہے)

نسیس

اپنے آپ کو سنبھال لو۔ غنیم بڑھا چلا آرہا ہے۔

(رقاصوں اور ایکٹروں کے گروہ جن کے ساتھ نسیس کے فلسفی دوست بھی شامل ہیں تائیس کے آگے آگے چبوترے پر داخل ہوتے ہیں)

ایکٹر اور فلسفی

(تائیس کے گرد جمع ہو کر اور اس کے سامنے جھک کر) تائیس۔ خواہر کریتیز! اسکندریہ کا پھول! تائیس! محبوب ترین دولت! تائیس! تائیس! تائیس!

(نسیس اپنے مہمانوں سے مراسم ملاقات ادا کرنے کے بعد ایوان ضیافت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ غلام پردے اٹھا دیتے ہیں)

نسیس

تائیس! پیاری تائیس! ہرما دورے! ارستوبولے! کیی کریٹی! ڈورین! میرے مہمانو! میرے دوستو! مقدس دیوتا۔ تمہارے ساتھ رہیں!

(سب ایوان میں داخل ہوتے ہیں۔ تائیس بھی اور مہمانوں کے پیچھے پیچھے ایوان میں داخل ہونے کو ہے۔ لیکن نسیس اُسے ٹھہرا لیتا ہے اور اس کے پاس ہی ایک نشست پر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ کھڑی رہتی ہے۔ ہونٹوں پر ایک طنز آمیز تبسّم ہے۔ نسیس اس کو محبّت بھری حسرت آلود نگاہوں سے دیکھتا ہے)

تائیس

ہاں یہ تائیس ہے۔ وہ نازک صنم جو آج آخری مرتبہ تیرے پھولوں سے آراستہ دسترخوان کی زینت بننے کو آئی ہے۔ کل صرف میرا نام باقی رہ جائیگا۔

نسیس

ہم نے سات دن تک ایک دوسرے سے عشق کیا۔ اکھٹے سات دن تک بیوفائی نہ کرنا بہت بڑی وفا ہے۔ میں شکوہ نہیں کرتا اور اب تم میرے بازوؤں کو خالی چھوڑ کر بالکل آزاد ہو جاؤگی۔

تائیس

نسیس آج کی رات خوش ہو لو۔ مسرّت کے لمحوں کو نشاط کی دولت بکھیرنے دو۔ اور اس آخری رات سے بجز ایک ہنگامہ عشرت اور خود فراموشی کے اور کچھ نہ مانگو۔ کل۔ کل۔ صرف میرا نام باقی رہ جائیگا۔

(کئی فلسفی جن میں اناتیل بھی شامل ہے۔ مباحث علمی میں مشغول ایوان کی طرف سے داخل ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ چبوترے تک پہنچ کر ٹھہر جاتے ہیں۔ اناتیل باقی لوگوں

سے علیحدہ ہو کر بے حس و حرکت کھڑا رہتا ہے اور تائیس کو غصّے کی نظروں سے دیکھتا رہتا ہے)

تائیس

(نسیس سے) یہ اجنبی کون ہے جو مجھے قہر آلود نگاہوں سے گھور رہا ہے۔ میں نے اسے کبھی ضیافت میں نہیں دیکھا۔ کہاں سے آیا ہے ؟ یہ کون ہے ؟

نسیس

(جیسے نہایت معمولی سی بات ہو) ایک سیدھا سادا فلسفی۔ صحرا کا رہنے والا راہب ! (طنز کے ساتھ) تم سے ملنے آیا ہے۔ خبردار ہو جاؤ۔

تائیس

ساتھ کیا لایا ہے ؟ عشق ؟

نسیس

کوئی انسانی کمزوری اس کے دل کو نہیں ہلا سکتی۔ وہ تمہیں اپنے مقدس عقیدے پر لانا چاہتا ہے۔

تائیس

اس کا عقیدہ کیا ہے ؟

اتانیئل (آگے بڑھ کر) اپنے جسم سے نفرت۔ دُکھ اور رنج سے محبّت کرو۔ نفس کو کچل ڈالو اور گناہوں کی تلافی کرو۔

تائیس

(تھوڑی دیر تک اس کو چُپ چاپ دیکھتی رہتی ہے) جاؤ۔ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ میں صرف عشق پر ایمان لائی ہوں۔ کوئی اور طاقت مجھ پر قابو نہیں پاسکتی۔

اتانیئل

(غصّے کی حالت میں اس کے کلام کو سُنتا ہے۔ اب آگے بڑھ کر درشتی کے ساتھ مخاطب ہوتا ہے) کفر مت بک!

(ان الفاظ کو سُن کر فلسفی اپنی باتیں چھوڑ تائیس کے قریب آتے ہیں۔ خدّام سب مہمانوں کو اس واقعہ کی اطّلاع پہنچا دیتے ہیں۔ مہمان ایوان ضیافت سے باہر نکل آتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ استعجاب اور حیرت کے عالم میں تائیس اور نسیس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)

تائیس

(اتانیئل سے ایسے لہجے سے جس میں طنز اور خوشامد دونو کی آمیزش ہے) تم کس لئے اس قدر غصّے سے بھرے ہو؟ اور تمہاری آنکھوں میں جو روشنی چمک رہی ہے۔ اسے کیوں جھٹلا رہے ہو؟ ——— وہ کونسی منحوس

حماقت ہے، جو تمہاری تقدیر کے رستے میں حائل ہے؟ ——————
انسان عشق کے لئے بنا ہے۔ اور تم دھوکا کھا رہے ہو؟ ——————
انسان علم وفن کے لئے بنا ہے۔ تمہاری آنکھیں کیوں اندھی ہو رہی ہیں؟
—————— تمہارے ہونٹ زندگی کی شراب سے نا آشنا ہیں ——
تم عشق کی پختہ کاری کو نہیں جانتے —————— آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔
اور پھولوں کا تاج پہن لو —————— عشق کے سوا باقی سب جھوٹ ہے
—————— اپنے بازو عشق کے آگے پھیلا دو۔

اتانئیل

(بہت جوش کے ساتھ) کبھی نہیں! میں تمہاری بے حقیقت عشرت کاریوں سے نفرت کرتا ہوں۔ کبھی نہیں! میں اب ہونٹوں پر خاموشی کی مُہر لگا دُونگا لیکن اے سیہ کار عورت۔ میں تیرے محل میں آکر تجھے نجات دلواؤنگا۔ اور تجھ پر فتح پاکر جہنم پر فتح پاؤنگا۔

تائیس نیسیس اور باقی لوگ

پھولوں کا تاج پہن لو —————— عشق کے سوا باقی سب جھوٹ ہے ——
اپنے بازو عشق کے آگے پھیلا دو۔

اتانئیل

(پیچھے کو ہٹ جاتا ہے۔ اور رخصت ہوتے ہوئے رُعب ووقار سے مخاطب ہوتا ہے)

میں تیرے محل میں آکر تجھے نجات دلواؤنگا۔

نسیس اور باقی لوگ

(اتانیل کو غصّہ دلاکر) دنیس سے سرکشی کرنے والے ہمّت ہو تو آجانا۔

تائیس

(افروڈائٹی کے عشقیہ جذبات کو حرکات رقص سے ادا کرنے کے لئے اپنا آپ دکھاتے ہوئے اور اتانیل کو غصّہ دلاکر) دنیس سے سرکشی کرنے والے ہمّت ہو تو آجانا۔

(غلام تائیس کا لباس اتارنا شروع کرتے ہیں۔ اتانیل انتہائی نفرت اور غصّے سے پیچ و تاب کھاکر وہاں سے بھاگ جاتا ہے)

باب سوم

پہلا منظر

[تائیس کا محل

سورج کی روشنی حوض اور تالاب کے اس پار سے ایوان تک پہنچ رہی ہے۔ اس لئے قوس قزح کے الوان مختلفہ سے رنگین ہے۔ اور آنکھوں کو تسکین بخشتی ہے!

سامنے وینس کا بُت استادہ ہے اور اس کے پائے کے بالمقابل ایک اونچے منبر میں سے خوشبودار دھواں اُٹھ رہا ہے۔ فرش پر بیش بہا قالین اور ان پر کامدار گدیلے اور صحرائے لیبیا کے شیروں کی کھالیں بچھی ہیں۔ جا بجا پھولدانوں میں موسم بہار کے پھول سجے ہیں۔

تائیس مغنیوں اور رقاصہ لڑکیوں کو ساتھ لئے داخل ہوتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد ان سب کو ایک اشارے سے چلے جانے کا حکم ہوتا ہے]

تائیس

(تنہا۔ مایوسی اور رنج کے لہجے میں) آہ۔ تھکن اور اُداسی سے میری زندگی بھاری ہو رہی ہے ـــــــ مرد سب کے سب بے پروا اور ہوس کار

ہیں۔ عورتیں حاسد اور بدخواہ ہیں ——— اور زندگی کی گھڑیاں بوجھل ہو رہی ہیں ——— میرے دل میں ہوکیں اٹھتی ہیں مجھے آرام کہاں نصیب ہوگا اور مسرت کہاں حاصل ہوگی؟

(سوچ میں ڈوبی ہوئی آئینہ اٹھا لیتی ہے) اے میرے وفاکار آئینے مجھے ڈھارس دے ——— مجھ سے کہہ کہ میں اب بھی حسین ہوں۔ مجھ سے کہہ کہ میرا حسن لازوال ہے۔ میرے گلاب کے سے ہونٹ کبھی خشک نہ ہونگے اور میرے بالوں کی سنہری چمک کبھی مدھم نہ ہوگی۔ ——— مجھ سے کہہ کہ میں حسین ہوں اور میرا حسن لازوال ہے۔

(سنبھل کر اور غور سے کان لگا کر سنتی ہے گویا کسی غیر معلوم مقام سے کوئی آواز کچھ کہہ رہی ہے) آہ۔ اے بے جسم آواز خاموش ہو جا۔ وہ آواز جو مجھ سے کہہ رہی ہے "تائیس تمہارا حسن ڈھل جائے گا" ——— تو پھر ایک دن ایسا بھی آئے گا جب تائیس تائیس نہ رہے گی؟

نہیں! نہیں! مجھے یقین نہیں آتا ——— اور اگر کوئی مخفی ترکیب۔ کوئی سحر کا فن ایسا نہیں جو حسن کو برقرار رکھ سکے۔ تو اے وینس تو ہی مجھے اس کے ابدی ہونے کا یقین دلا (وینس کے بت سے مخاطب ہو کر زیر لب دعا مانگتے ہوئے) وینس! ——— جو آنکھوں سے اوجھل ہے اور پھر بھی موجود ہے۔ وینس مجھے جواب دے۔ مجھ سے کہہ کہ میں حسین ہوں اور میرا

حسن لازوال ہے۔ میرے گلاب کے سے ہونٹ کبھی خشک نہ ہوں گے اور میرے بالوں کی سنہری چمک کبھی مدھم نہ ہوگی ـــــــــ مجھ سے کہہ کہ میں حسین ہوں اور میرا حسن لازوال ہے ہمیشہ کے لئے، ہمیشہ کے لئے، ہمیشہ کے لئے!

(اس کی نظر اتانیل پر پڑتی ہے۔ جو چپ چاپ اندر آکر دہلیز کے پاس ٹھہر گیا ہے)

تائیس

(اخلاق کے ساتھ) اجنبی تم اپنے کہنے کے مطابق آہی گئے۔

اتانیل

(زیر لب دعا مانگتے ہوئے) اے خداوند۔ اس عورت کا درخشاں چہرہ میری آنکھوں کو خیرہ نہ کرے۔ اس کی دلآویزی کا جادو میرے استقلال کے سامنے بیکار رہ جائے۔

تائیس

(مسکرا کر) کہو کیا کہنا ہے؟

اتانیل

لوگ کہتے ہیں تم بے مثال ہو۔ اس لئے میں تم سے ملنے کا آرزومند تھا۔ اور اب جبکہ میں نے تم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ تم پر قابو پانا میرے لئے کس قدر فخر کا باعث ہوگا۔

تائیس

(مسکرا کر) تمہارا عجز بلند مرتبہ ہے۔ تمہارا غرور اس سے بھی زیادہ سرکش ہے۔ خود سرا جنبی ہشیار رہو۔ کہیں مجھ سے محبّت نہ کرنے لگ جاؤ۔

اتانیل

(جذبے کے ساتھ) تائیس میں تم سے محبّت کرتا ہوں۔ اور اس کا اعتراف کرنے کے لئے بیقرار رہا ہوں لیکن ویسی محبّت نہیں جیسی تم سمجھتی ہو۔ میں مقدّس روح کے نام پر حق اور راستی کے نام پر تم سے محبّت کرتا ہوں میں تمہیں جس عیش کا وعدہ دلاتا ہوں تمہاری پھولوں سے آراستہ عشرت کاریوں اور ایک مختصر شب وصال کے خواب سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جو رحمت میں آج تمہارے پاس لے کر آیا ہوں اس کا کوئی انجام نہیں۔

تائیس

(طنز آمیز لہجے میں) اچھا تو مجھے اس عجیب وغریب محبّت کے کرشمے دکھاؤ۔ سچّا عشق تو صرف بوسوں کی زبان سے بولتا ہے۔

اتانیل

تائیس میری ہنسی مت اڑاؤ۔ جو عشق میں تمہیں سکھانے آیا ہوں اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔

تائیس

(بے پروائی سے) دوست۔ تم بہت دیر سے آئے۔ میں ہر لذت سے واقف ہوں۔

اتانیل
جس عشق سے تم واقف ہو وہ شرم اور حیا سوزی سے ہمکنار ہے۔ جو میں تمہیں سکھانے آیا ہوں صرف وہی ایک عشق بلند پایہ ہے۔

تائیس

احمق ہو کہ جس کے ہاں مہمان ہو۔ اسی کی توہین کرتے ہو۔

اتانیل

توہین! . . . . میں تو صرف تمہیں راہ حق پر لانا چاہتا ہوں۔

(اس کا جوش بڑھتا ہے) آہ کون ہے جو میرے الفاظ کو شعلوں کی طرح بھڑکا دے تاکہ میرے ایک سانس سے اے رقاصہ تیرا دل موم کی طرح پگھل جائے۔ کون ہے جو تجھے میرے حوالے کر دے۔ کون ہے۔ جو میری گفتار میں سمندر کا سا طوفان پیدا کر دے کہ اس کی چڑھتی ہوئی لہریں تیری روح کو حیات ابدی کے لئے پاکیزہ بنا دیں۔

تائیس

(کچھ بے قرار سی ہو کر اتانیل کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتی ہے)

حیات ابدی کے لئے!

اتانیئل

ہاں حیاتِ ابدی کے لئے!

تائیس

(اپنے دل سے فیصلہ کر چکی ہے۔ لیکن ابھی اظہار میں تامّل باقی ہے) مجھے سب حال بتاؤ

——— اس پراسرار عشق کا حال ——— میں سب کچھ مانوں گی؟———

میں سُن رہی ہُوں۔

(تائیس ایک سونے کے چمچے سے خوشبودار مصالحہ آگ میں ڈالتی ہے)

اتانیئل

(گھبرا کر اپنے سے) خوف کے طوفان میرے خیالات کو برہم کر رہے ہیں۔ اے خداوند اس عورت کا درخشندہ چہرہ میری آنکھوں کو خیرہ نہ کرے۔

(دھوئیں کا بادل تائیس اور ونیس کے بُت دونو کے اِرد گرد چھا جاتا ہے۔ اتانیئل تائیس پر نظریں جمائے رہتا ہے۔ اور تائیس مُسکراتی ہوئی پُراسرار الفاظ دُہراتی ہے)

تائیس

اے ونیس! جو آنکھوں سے اوجھل ہے اور پھر بھی موجُود ہے۔

اتانیئل

اے خداوند! اس کی دلآویزی کا جادو میرے استقلال کے سامنے بیکارہ جائے۔

تائیس

اے وینس! اپنی بلندی سے نیچے اُتر آ اور حکومت کر!
وینس جو آسمان کی درخشانی اور برف کی سفیدی ہے! وینس جو درخشندگی ہے! راحت ہے! اور شیرینی ہے!

اتانیل

(اپنے دل کو کڑا کر کے اپنا لباس فاخرہ جو سیاہ پشم کے کُرتے کے اُوپر پہنے ہوئے ہے پھاڑ کر اتار ڈالتا ہے) میں اینتونوئے کا راہب اتانیل ہوں! میں مقدس صحرا سے آیا ہُوں اور میں نفس امّارہ پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اور میں اس موت پر لعنت بھیجتا ہُوں جس کے پنجے میں تو گرفتار ہے! اور اے عورت میں تیرے سامنے اس طرح کھڑا ہوں گویا کسی قبر کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور تجھ سے کہہ رہا ہُوں کہ تائیس! خدا کے حکم سے زندہ ہو جا!

(تائیس کا رنگ خوف کے مارے فق ہے۔ وہ ہاتھ جوڑے روتی اور سسکیاں بھرتی ہوئی اتانیل کے قدموں پر گر پڑتی ہے)

تائیس

مجھے سزا مت دو۔ کہو تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میں جانتی ہُوں کہ صحرا کے مقدس لوگ ان ہستیوں سے نفرت کرتے ہیں جو عشرت کا کھلونا بن جاتی ہیں لیکن مجھ سے نفرت مت کرو۔ مجھے نہ تقدیر پر نہ فطرت پر اختیار تھا۔ اور میرا کیا

قصور کہ میں حسین ہُوں۔ مجھے جان سے مت مارو۔ آہ میں موت سے خوف کھاتی ہُوں۔

اتانئیل

(جوش کے ساتھ) نہیں۔ تم ابد تک زندہ رہوگی۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یسُوع مسیح کی محبُوبہ اور دُلہن بنی رہوگی۔ وہ یسُوع مسیح جس کی تم دشمن بنئیں۔

تائیس

(جوش مسرت کے ساتھ) میری رُوح مسرت اور تازگی سے بھر رہی ہے۔ میں تھرتھرا رہی ہُوں لیکن مسحُور ہُوں۔ یہ مجھ پر کیا جادُو کر رہا ہے!

(نسیس کی آواز دور سے سنائی دیتی ہے اور آہستہ آہستہ قریب تر ہوتی جاتی ہے)

نسیس کی آواز

اے تائیس! نازک اندام حسینہ۔ میں آخری مرتبہ تیرے پھُول سے ہونٹوں کا عشق تجُھ سے طلب کرتا ہُوں۔

تائیس

(اس آواز کو نفرت سے سنتی ہے) آہ نسیس۔ (گھبراہٹ کے عالم میں اپنے آپ سے) میری رُوح! اب میرے بس میں نہیں۔ مجُھ سے محبّت کرو! (یکایک نفرت کے ساتھ) اس نے کبھی کسی کو نہیں چاہا! اسے صرف عشق سے عشق ہے!

اتانیئل

تم اس کی آواز سُن رہی ہو؟

تائیس

(اتانیئل سے) ہاں جاؤ۔ اس سے کہہ دو کہ مجھے سب مالدار لوگوں سے، سب خوش باش لوگوں سے نفرت ہے! اسے کہہ دو کہ مجھے بھُول جائے۔ سمجھ گئے؟ اس سے کہہ دو کہ میں اس سے نفرت کرتی ہُوں۔

اتانیئل

(تحکّم کے لہجے میں) تمہاری دہلیز پر طُلوعِ آفتاب تک میں تمہارا انتظار کرونگا

تائیس

(سرکشی کی آخری کوشش کرتے ہوئے) نہیں میں رقاصہ تائیس ہُوں اور رقاصہ تائیس ہی رہُوں گی۔ مجھے کسی چیز پر یقین نہیں اور مجھے کسی چیز کی تمنّا نہیں ——— نہ اس کی، نہ تمہاری نہ تمہارے خدا کی۔

(دیوانہ وار ہنستی ہے اور پھر سسکیاں بھرنے لگتی ہے اور گدیوں پر منہ کے بل گر کر رونے لگتی ہے۔ اتانیئل تقدیس اور اعتماد کی نظروں سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔ اور پھر رخصت ہو جاتا ہے۔

پردہ آہستہ آہستہ گرتا ہے۔ موسیقی اگلے سین کے آغاز تک جاری رہتی ہے)

دُوسرا منظر

[صبح کاذب

تائیس کے محل کے سامنے کا چوک

محل کی ڈیوڑھی کے پاس ایروس کا ایک چھوٹا سا بُت استادہ ہے اُور اس کے سامنے ایک چراغ روشن ہے ابھی چاند کی روشنی پھیکی نہیں پڑی۔

ڈیوڑھی کی سیڑھیوں کے سامنے اتانیئل فرش کے پتھروں پر سر رکھے سو رہا ہے۔

دُور دائیں طرف کو ایک مکان ہے جس میں نسیس اُور اسکے ہمراہی جمع ہیں۔ مکان کی کھڑکیوں میں سے روشنی دکھائی دے رہی ہے۔اور محفل نشاط کی موسیقی مدّھم سی سنائی دے رہی ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد تائیس کے محل کا دروازہ کھُلتا ہے اور تائیس باہر آتی ہے چراغ کو سر سے اُوپر اٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھتی ہے۔ اور پھر سیڑھیوں سے نیچے اُترتی ہے۔جب اس کی نظر اتانیئل پر پڑتی ہے تو چراغ کو اپنی جگہ پر رکھ کر وہ پھر اتانیئل کی طرف واپس آتی ہے]

تائیس

(اتانیل کی طرف جُھک کر۔ نرم لہجے میں اور ادب کے ساتھ) اے مقدّس باپ میں نے خدا کا پیغام تیری زبان سے سُنا۔ میں حاضر ہُوں +

اتانیل

(اٹھ کر۔ نرم لہجے میں اور ادب کے ساتھ) تائیس۔ خدا تمہاری راہ تک رہا تھا۔

تائیس

(اور بھی نرم لہجے میں اور عجز کے ساتھ) تمہارے الفاظ میرے دُکھے ہوئے دل کا مرہم تھے۔ میں دُعا مانگتی رہی ہُوں۔ میں آنسو بہاتی رہی ہُوں۔ میری رُوح کے اندر نور کے چشمے اُبل رہے ہیں ——— مَیں نے ہوس اور نفسانیت کی بے مایگی کو دیکھ لیا ہے۔ تُم نے آنے کا حُکم دیا تھا۔ میں آ گئی ہُوں۔

اتانیل

اے میری بہن! ہمّت کر کہ مسرّت کی فجر ہو رہی ہے۔

تائیس

(عجز کے ساتھ) مُجھے کیا حکُم ہے؟

اتانیل

یہاں سے قریب مغرب کی طرف ایک راہب خانہ ہے۔ جہاں برگزیدہ

عورتیں فرشتوں کی مانند وصال دائمی میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ وُہ مُفلس ہیں تاکہ یسُوع مسیح اُن کی طرف نظر اُٹھائے۔ باعصمت ہیں تاکہ وُہ اُنہیں اپنی آغوش میں لے لے۔ میں تمہیں وہاں لے جاؤنگا۔ اور تمہیں مادر مقدّس البِین کے حوالے کر دُونگا۔

تائیس

البِین۔ دو دمانِ سیزر کی دُختر!

اتانیل

(سادگی سے) اور یسُوع کی پاکیزہ ترین لونڈی!۔ (پُراسرار لہجے میں) وہاں میں تمہیں ایک تنگ کوٹھڑی میں بند کر دُوں گا۔ اور پھر ایک دن یسُوع مسیح آکر تمہیں نجات دلائے گا (اس کا جوش بڑھ رہا ہے) مجھ پر یقین رکھو اور خوف مت کھاؤ۔ وہ خود آئے گا۔ اور تمہاری رُوح کی گہرائیاں تھر تھرا اُٹھیں گی۔ جب وُہ اپنی نور کی انگلیوں سے تمہارے آنسو پونچھنے کے لئے تمہاری آنکھوں کو چھوئیگا۔

تائیس

(مسرت سے) آہ مقدّس باپ مجھے البِین کے گھر لے چل۔

اتانیل

ہاں۔ مگر پہلے ان سب چیزوں کو فنا کر دو۔ جو ناپاک تائیس کی ملکیت تھیں اپنے محل کو، اپنی زر دولت کو، اس مال و منال کو جو تمہاری سیہ کاری کا شاہد ہے

سب کو پھونک دو، سب کو فنا کر دو۔

تائیس

(مقابلے کی تاب نہ لاکر) مقدس باپ ایسا ہی ہوگا (گھر کی طرف جاتی ہے لیکن مسکراتی ہوئی ایروس کے بُت کے سامنے ٹھہر جاتی ہے) میں اپنے ساتھ اپنی گذشتہ زندگی کی کوئی یادگار نہیں لے جانا چاہتی بجز اِس کے (بُت کو اُٹھا لیتی ہے اور اتانیل کے پاس جا کر اسے دکھاتی ہے) بجز اس ہاتھی دانت کے بُت کے) جو قدیم زمانے کی ہنرمندی اور دستکاری کی تخلیق ہے۔ یہ ایروس کا بُت۔ ایروس جو عشق کا دیوتا ہے (نرم لہجے میں اور پاکیزہ گفتاری سے) اے مقدس باپ ہم اِس پر بیرحمی کیسے کر سکتے ہیں؟ عشق ایک نادر دولت ہے۔ میری تردامنی عشق نہیں عشق کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے۔ آہ مجھے اِس بات کا افسوس نہیں۔ کہ میں نے عشق کو اپنا آقا تسلیم کیا۔ بلکہ صدمہ اس بات کا ہے کہ میں نے اِس کے احکام کو غلط سمجھا۔ عشق کا حکم ہے کہ "جو مرد میرا نام لئے بغیر اپنی آغوش پھیلائے۔ اُس کی آغوش سے کنارہ کرو"۔ اِس "قانون کی وجہ سے اس کا احترام واجب ہے۔ اسے لے کر کسی راہب خانے میں رکھ دینا کہ جن کی نظر اِس پر پڑے وُہ پھر خُدا کی طرف رجُوع کریں۔ کیوں کہ عشق ہی نردبانِ حقیقت ہے۔ (ایک لمحے کے بعد) جب لِسیس مجھے چاہتا تھا تو اس نے مُجھے یہ بُت تحفے کے طور پر دیا تھا۔

آتانیئل

غصّے سے بے تاب ہو کر) نسیس! آہ۔ ان مردود ہاتھوں پر لعنت ہو! جن سے تجھے یہ تحفہ ملا۔ اس کا نشان بھی باقی مت رہنے دو (بُت کو چھین کر زور سے فرش پر پھینک دیتا ہے جس سے وُہ چُور چُور ہو جاتا ہے۔ آتانیئل اس کے ٹکڑوں کو ٹھوکروں سے بکھیر دیتا ہے) اور اپنا سب کچھ شعلوں کے سپرد کر دو یا کسی گہرے غار میں دھکیل دو۔ تائیس! اپنی گذشتہ زندگی کو پھر خاک میں ملا دو اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی یاد دل سے محو کر دو۔

تائیس

(سر جھکائے کانپ رہی ہے) سب کچھ خاک میں مل جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محو ہو جائیگا آؤ ــــــــــــــــ

آتانیئل

چلو۔

(آتانیئل اور تائیس کے چلے جانے کے بعد نسیس اور سین نمبر ۲ کے تمام اشخاص داخل ہوتے ہیں۔ شور مچاتے ہوئے اور ہنستے کھیلتے آگے بڑھتے ہیں نسیس سب سے پیش پیش سرخوشی کے عالم میں ذرا لڑکھڑاتا ہوا چل رہا ہے)

نسیس اور اُس کے ہمراہی

دوستو۔ میرے ساتھ ساتھ رہو۔ ابھی صُبح نہیں ہوئی قسمت نے تائیس کی

قیمت سے تیس گنی مسرت میرے دامن میں بھر دی ہے۔ اس لئے ایک بار نہیں سو بار خوشی مناؤ۔

مشرق کی رقاصہ لڑکیوں کو بلاؤ۔ رقاصہ لڑکیوں کو اور سپیروں کو اور مسخروں کو اور رقص کا ہنگامہ صبح تک نہ تھمنے دو۔

مے خانوں کے دروازے کھٹکھٹاؤ۔ مشعلیں روشن کر دو۔ سورج کو شرما دو۔ برف میں لگی ہوئی شراب لنڈھا دو۔ نرم نرم قالین یہیں پر بچھا دو۔ اور کردبیل اور مرتال تم بھی۔ میری آغوش میں آجاؤ۔

زندگی کے سوا باقی سب جھوٹ ہے۔ دیوانگی کے سوا باقی سب حماقت ہے

(نسیس کے ہمراہی بڑی سنعدی کیساتھ اس کے احکام بجالاتے ہیں۔ وہ خود عیش پرست انداز میں گدیلوں پر گر پڑتا ہے۔ اس کے ارد گرد۔ کردبیل۔ مرتال۔ بہت سی لونڈیاں اور رقاصہ لڑکیاں جمع ہو جاتی ہیں)

(ہنگامہ رقص)

(کئی قسم کے رقص ہو چکنے کے بعد "ساحرہ" داخل ہوتی ہے)

نسیس

آہ وہ حسینہ بے مثال آگئی ــــــ کرویل اپنا رباب اٹھالو۔ مرتال اپنی سارنگی سنبھال لو۔ اور دونوں مل کر حسن کا گیت گاؤ۔

(کرویل اور مرتال دونو ساز بجاتی ہیں اور گاتی ہیں "ساحرہ" ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی ہوئی اور آہستہ آہستہ اپنے جسم کو لچکاتی ہوئی رقص کرتی ہے۔ اور نرم آواز ہیں کرویل اور مرتال کے ساتھ مل کر گاتی ہے)

کرویل اور مرتال !

وُہ حسینہ آگئی جس کا حُسن ملکۂ صبا سے بھی زیادہ دلآویز ہے جو آئینوں پر رقص کرتی تھی !

اور اُس کے نقاب کے اندر سے اس کی سُریلی آواز آگ کے تیروں کی طرح نکل رہی ہے !

اُس کا رنگ کہربا کی مانند ہلکا سُنہری ہے۔ اس کے ہونٹ لہُو کی مانند سُرخ ہیں۔ اس کی آنکھیں رات کی مانند کالی ہیں !

اس کی حرکات سرکنڈے کی جنبش کی مانند نازک اور کسی پرندے کی پرواز کی مانند لطیف ہیں !

اس کی نظروں کے دام میں کئی دل گرفتار ہیں۔ اس کی نگا ہیں

بے پناہ ہیں!

وہ دِل چھین لیتی ہے۔ اور وصل کی لذّت لٹاتی ہے۔ اِس کے سفاک حسن کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا!

وہ سنگدل صنم کی مانند ہے۔ جسے علم نہیں کہ وُہ جب چاہے تباہ کر سکتی ہے!

(رقص کچھ دیر جاری رہ کر ختم ہوجاتا ہے)

(عین اس وقت اتانیئل ایک روشن مشعل ہاتھ میں اُٹھائے جلدی جلدی محل سے باہر نکلتا ہے)

نسیس

(طنز آمیز لہجے میں) ارے یہ تو وُہ ہے! یہ تو اتانیئل ہے!

ہمراہی

اتانیئل۔ دانشمندوں کے دانشمند۔ تم پر سلام ہو! تائیس نے تمہاری عقل کو اندھا کر دیا؟ (ہنس کر) وہ دیکھو وہ دیکھو۔ اِس راہب کے درخشاں چہرے کی طرف دیکھو!

اتانیئل

(مشعل کو زمین پر پھینک دیتا ہے۔ جس سے وُہ بجھ جاتی ہے)

پنی زبان روک لو! —— تائیس خداوند کی دُلہن ہے۔ اب وہ تم

لوگوں کی ملکیّت نہیں رہی ! ناپاک تائیس ہمیشہ کے لئے مر چکی۔ اور اب
ایک دوسری تائیس ——— وُہ دیکھو آ رہی ہے !

(تائیس داخل ہوتی ہے
اس کے بال کھلے ہیں۔ اور اُس نے موٹا اُونی لباس پہن رکھا ہے۔ لونڈیاں حسرت زدہ اس کے پیچھے پیچھے آ رہی ہیں اور بار بار مُڑ کر محل کی طرف دیکھتی ہیں۔
محل سے ہلکا ہلکا دُھواں اُٹھ رہا ہے۔ تھوڑی دیر میں آگ کے شعلے نکلنے لگیں گے اور آگ سین کے اختتام تک بڑھتی جائے گی۔
شور و غوغا اور قہقہوں کی آواز سُنکر آہستہ آہستہ چوک میں ہجوم جمع ہونا شروع ہو گیا ہے)

اتانئیل

(تائیس سے) مقدّس بہن۔ آؤ۔ اِس شہر سے ہمیشہ کے لئے بھاگ جائیں۔

لوگوں کا ایک گروہ

(حائل ہوکر) نہیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں۔

ہجوم اور نسیس کے ہمراہی

(حائل ہوکر) کیا یہ اسے اپنے ساتھ لے جا رہا ہے ؟ یہ کیا کہہ رہا ہے ؟

تائیس

ہاں - یہ سچ کہتا ہے

نسیئں

تائیس تم ہم سے چلی جاؤگی! کیا یہ ممکن ہے ؟ (تائیس کو بازو سے پکڑ لیتا ہے)

انائیل

(تائیس کو چھڑا کر) ناپاک شخص! ہاتھ لگایا تو جان سے مار دیا جائے گا! اِس کا جسم مقدس ہے! یہ خدا کی ملکیّت ہے! (تائیس کو اپنے قریب لا کر چلے جانے کی کوشش کرتا ہے) آگے سے ہٹ جاؤ!

ہجوم

(برافروختہ ہو کر) نہیں نہیں - یہ شخص کیا چاہتا ہے ؟ یہ صحرا کو واپس کیوں نہیں چلا جاتا ؟

ایک گروہ

(انائیل کو دھکا کر) بن مانس یہاں سے دُور ہو جاؤ -

ہجُوم

یہ تائیس کو ہم سے لے جائے گا ؟ اچھا ؟ ہم زندہ کیسے رہیں گے! میرے ملبُوسات! میرے ہار - میرے گھوڑے! میرے جواہرات!

ہمیں ان کی قیمت کون ادا کرے گا؟ کیا کوئی قانون ہماری مدد نہیں کرسکتا؟ یہ تائیس کو ہم سے چھین رہا ہے!

خوف زدہ عورتیں

(جلتے ہوئے مکان کی طرف اشارہ کر کے) شعلے! آگ! محل جل رہا ہے۔

ہجوم

(شور مچاتے ہوئے) تائیس یہیں رہیگی۔ اس شخص کو جان سے مار دو۔ اسے کسی گڑھے میں دھکیل دو۔ اسے پھانسی پر لٹکا دو۔ اسے چیلوں کے آگے ڈال دو!

ہجوم میں سے ایک شخص

(ایک پتھر اُٹھا کر اتانئیل کے مارتا ہے جس سے اُس کا چہرہ زخمی ہو جاتا ہے) مردُود۔ یہ لے!

اتانئیل اور تائیس

(ایک دُوسرے کے بالکل پاس کھڑے بغیر کسی خوف و اضطراب کے ہجوم کو دیکھ رہے ہیں۔ شعلے بلند تر ہوتے جاتے ہیں)

آہ! اگر موت کی گھڑی سر پر آگئی ہے۔ تو آؤ جان خدا کے سپرُد کر دیں اور اپنے خون کی قیمت سے ایک لمحے کے اندر ابدی مسرّت خرید لیں۔

ہجُوم

(برافروختہ ہوکر) اسے جان سے مار ڈالو!

نسیس

(ہجُوم کے رستے میں حائل ہوکر) تمہیں دیوتاؤں کا واسطہ ہے۔ ٹھہر جاؤ۔ اس سے اپنے دل کو ٹھنڈا کر لو۔ (ہتھیلی میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور اشرفیوں کی مٹھیاں بھر بھر کر ہجُوم کے سامنے بکھیر دیتا ہے)

ہجُوم

(ایک دوسرے پر گرتے ہوئے اشرفیاں اُٹھانے لگ جاتے ہیں) اشرفیاں! سونا!

نسیس

(آنابِل اور تائیس سے) جاؤ! خدا حافظ۔ تائیس تم مجھے بھلا دوگی۔ لیکن اس سے کیا حاصل؟ تمہاری یاد سے میری رُوح ہمیشہ خوشبو میں بسی رہیگی۔
(نسیس اُور بھی سونا بکھیرتا ہے۔ ہجوم پھر شور مچاتا ہے۔ آنابِل اور تائیس بھاگ جاتے ہیں۔
محل جل رہا ہے)

باب سوم

پہلا منظر

(خیابان ————

کھجور کے درختوں کے سایے میں ایک کنواں۔ دُور درختوں میں راہگیروں کے آرام کے لئے ایک جھونپڑی ہے۔ اس سے بھی پرے، ریگستان کے کنارے البین کا سفید گھر دُھوپ میں چمک رہا ہے۔

سُورج بہت بلند ہے۔ کھجُور کے درختوں کے نیچے بہت سی عورتیں چُپ چاپ کنوئیں تک جاتی ہیں اور پھر اُوپر آکر واپس چلی جاتی ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد آنائیل اور تائیس داخل ہوتے ہیں۔ تائیس تکان کے مارے کھڑی بھی مشکل سے ہوسکتی ہے)

تائیس

میں گرمی کی شدت سے نڈھال ہو رہی ہوں۔ آہ میں تھکن سے مری جاتی ہُوں۔ ذرا دم لینے کو ٹھہر جائیں۔

آنائیل نہیں۔ آگے بڑھی چلو!! اپنے جسم کو کچل ڈالو۔ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کرو!

تائیس

(عجز کے ساتھ) مقدس باپ ۔ تم سچ کہتے ہو۔ میں اپنا دُکھ شفیع خداوندی کی نظر کرتی ہُوں۔

اتائیل

صرف توبہ ہی سے گناہ دُھلتے ہیں اور رُوح پاکیزہ ہوتی ہے ۔ بڑھی چلو! یہ دلفریب جسم جسے تُونے کافروں ۔مشرکوں (جوش سے) نسبیس کے حوالے کیا تھا۔ آہ ۔ یہ پھر بھی خدا کا بخشا ہُوا جسم ہے ۔ خُدا نے اسے اپنے مقدس نام کی عبادت گاہ بنایا تھا۔ اور اب کہ تمہیں حقیقت کی ایک جھلک دکھائی دے گئی ہے ۔ جب کبھی تمہارا ہونٹ سے ہونٹ یا ہاتھ سے ہاتھ ملیگا۔ تمہارا دل نفرت اور گھن سے بھر جائیگا!

تائیس

مقدس باپ ۔ تم سچ کہتے ہو!

اتائیل

آگے بڑھو ۔ گناہوں کا کفارہ ادا کرو!

تائیس

(خوف زدہ) کیا ہم ابھی خانہ خدا سے دُور ہیں؟

اتانیئل

(درشتی سے) یہ پوچھنا بے سُود ہے۔آگے بڑھو۔

تائیس

(لڑکھڑاتی ہوئی) میں نہیں چل سکتی !۔۔۔۔۔۔۔۔۔محترم باپ۔ مجھے معافی دو۔

(غش کھا کر گرنے کو ہے کہ اتانیئل اسے اپنے بازوؤں میں سنبھال لیتا ہے اور سائے میں بٹھا دیتا ہے۔کچھ دیر چپ چاپ اس کو دیکھتا رہتا ہے اور پھر یک لخت اس کے چہرے سے رحم ٹپکنے لگتا ہے]

اتانیئل

آہ! تمہارے سفید سفید تلووں سے خون کے قطرے نکل رہے ہیں۔میرا دل ترس کھا رہا ہے۔ بدنصیب عورت سیاہ بخت دُختر۔ اے مقدّس تائیس۔اے میری بہن۔میں نے اِس آزمائش کو حد سے زیادہ سخت بنا دیا۔ مجھے معاف کردو (سربسجود ہو کر رنج۔ بے اور احترام کے جذبات کے ساتھ تائیس کے خون آلود پاؤں چومتا ہے) مقدّس تائیس! محترم تائیس

تائیس

(دیر تک اس کے چہرے کو دیکھتی رہتی ہے) تمہارے الفاظ میں صبح کی سی تازگی ہے چلو۔اب آگے چلیں۔

اتانیل

(نرمی کے ساتھ روک کر) ابھی نہیں۔ تازہ پانی اور پھلوں سے تمہارے جسم میں کچھ طاقت آجائے گی۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں اس مسافرخانے کے پاس کنوئیں تک جا کر پانی لے آؤں۔ وہ پرے جو سفید جھونپڑیاں دکھائی دیتی ہیں۔ وہ البین کا راہب خانہ ہے۔ منزل قریب ہے ہمّت نہ ہارو اور خدا سے دُعا مانگو۔

(آہستہ آہستہ چلا جاتا ہے۔ درختوں کے پاس جھونپڑی کے اندر داخل ہوتا ہے۔ وہاں سے ٹوکری میں کچھ پھل لے کر باہر آتا ہے۔ اور پھر لکڑی کا ایک پیالہ لئے کنوئیں کی طرف جاتا ہے)

تائیس

(تنہا) اے خدا کے پیغامبر۔ جس کی سختی بھی نیکی ہے۔ تجھ پر خُدا کی رحمت ہو کہ تو نے آسمان کے دروازے مجھ پر کھول دیئے۔ میرے جسم سے خُون بہہ رہا ہے۔ اور میری روح مسّرت سے بھر رہی ہے۔ ہَوا کے ہلکے ہلکے جھونکے میرے تپتے ہوئے ماتھے کو ٹھنڈک پہنچا رہے ہیں۔ تمہارا شیریں اور رِفّت افزا تصوّر چشمے کے پانی سے بھی تازہ اور شہد سے بھی میٹھا ہے میری رُوح علائق سفلی سے آزاد ہو کر ایک لامتناہی فضا میں پرواز کر رہی ہے محترم باپ۔ تُم پر خدا کی رحمت ہو۔

(اتانئیل پانی اور پھل لئے واپس آتا ہے)

اتانئیل

اپنے ہاتھ دھولو۔ اپنے ہونٹ تر کرلو۔ یہ پھل کھالو۔ اور اس تپش کو ٹھنڈا کرلو۔ جس سے تمہاری آنکھیں چمک رہی ہیں۔ تمہاری زندگی اب میری بے بہا دولت ہے۔ یہ میری ہے۔ خدا نے اسے میرے سپرد کیا ہے۔

(تائیس کے ہاتھوں پر پانی ڈالتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اسے پانی پلاتا ہے۔ تائیس خود پی کر مسکراتی ہوئی پیالہ اس کی طرف بڑھاتی ہے)

تائیس

اب تم پیو۔

اتانئیل

نہیں۔ تمہیں تازہ دم دیکھ کر میری پیاس بجھ گئی۔ تمہارے دکھ کو دور کرنا ہی میری سب سے بڑی خوشی ہے۔ تائیس! اے جان کی راحت!

تائیس

اے نیکی کے فرشتے!

(اسے پھل کھانے کو دیتا ہے اور خود پھر کنوئیں سے پانی بھر لاتا ہے۔ اس کے بعد مکمل خاموشی چھا جاتی ہے

دور سے حمد کے گیتوں کی آواز مدھم سی سنائی دیتی ہے اور آہستہ آہستہ بلند

ہوتی جاتی ہے۔ اور البین اور راہب لڑکیوں کا گروہ داخل ہوتا ہے)

آوازیں

(دُور سے) اے باپ جو آسمان پر حکومت کر رہا ہے . . . . .
ہمیں آج کے دن رزق عطا کر!

تائیس

کون آرہا ہے؟

اتانیل

محترم البین اور اس کی بہنیں راہب خانے کی کالی روٹی لا رہی ہیں۔ وہ ہماری طرف آرہی ہیں۔ اور خدا کی حمد گارہی ہیں۔

آوازیں

(بہت ہی قریب) خداوند ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔ اور ہمیں بدی سے بچائے رکھ!

(البین اور دوسری عورتیں داخل ہوتی ہیں)

اتانیل

آمین!

(اتانیل کو دیکھ کر البین اور دیگر راہب عورتیں ٹھہر جاتی ہیں۔ اور بہت ادب اور احترام کے انداز میں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ تائیس بھی اُٹھ کر اتانیل کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے)

اتانیل

(البین سے) محترم البین! تم پر خدا کی برکت نازل ہو۔ میں تمہارے آسمانی چھتے میں ایک ایسی شہد کی مکھی لایا ہوں۔ جسے میں نے فضل خداوندی کی مدد سے ایک بے برگ وگل رستے پر بھٹکتا پایا۔ میں نے اس کمزور و نحیف جان کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اپنے سانس سے اس میں جان ڈالی۔ اور اب میں اسے خدا کی نذر کرنے کے لئے تمہارے سپرد کرتا ہوں +

البین۔

میری بیٹی میرے قریب آؤ۔
(تائیس کو مادرانہ شفقت کے ساتھ گلے سے لگا لیتی ہے)

اتانیل

میں اس سے آگے نہ جاؤں گا۔ میرا فرض پورا ہو چکا پیاری تائیس خدا حافظ! اب تم تنگ کوٹھڑی میں تنہا زندگی بسر کرو اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور ہر وقت میرے لئے دعا مانگتی رہو +

تائیس

(اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر) میں تمہارے دستگیر ہاتھوں کو بوسہ دیتی ہوں۔ تم نے مجھے خدا کے دروازے تک پہنچایا۔ تم سے

جدا ہوتے ہوئے مجھے دُکھ ہوتا ہے۔

اتانیئل

رقت انگیز الفاظ! قابل پرستش آنسو! وہ عاصی خوش قسمت ہے جسے عشق ابدی نے اپنا بنالیا ہو (جوشش کے ساتھ) اس کا چہرہ کس قدر دلفریب ہے۔ اس کی آنکھوں میں مسرت کا نور چمک رہا ہے۔

تائیس

خدا حافظ محترم باپ۔ خدا حافظ .... ہمیشہ کے لئے!

اتانیئل۔

(جیسے اس پر بجلی گری ہو) ہمیشہ کے لئے؟

تائیس

دوبارہ ملاقات آسمان پر ہوگی۔

البین اور راہب عورتیں

آمین!

[عورتیں تائیس کو ساتھ لے کر رخصت ہو جاتی ہیں۔ اتانیئل ان کو اِس طرح دیکھتا ہے۔ جیسے خواب کے عالم میں ہو]

اتانیئل

(تنہا) اس کے قدم آہستہ اُٹھ رہے ہیں۔ درخت اپنی شاخیں جُھکا

دیتے ہیں۔ گویا اس کے ماتھے کو خنکی پہنچانا چاہتے ہیں۔ اور کئی دن اور پھر کئی سال گذر جائیں گے اور مجھے اس کا چہرہ کبھی نظر نہ آئیگا (پہلے تو آہستہ آہستہ پھر دردناک چیخ مار کے) کبھی نظر نہ آئیگا! کبھی نظر نہ آئیگا!

[عصا کا سہارا لئے مبہوت کھڑا اسی طرف دیکھ رہا ہے۔ پردہ گرتا ہے]۔

دُوسرا منظر

[صحرائے تھیبس
دریائے نیل کے کنارے سینوبیت راہبوں کی جھونپڑیاں۔ مغرب کی طرف آسمان کا رنگ سُرخ ہے اور معلوم ہوتا ہے آندھی آنے والی ہے ۔
راہب بھی اپنا شام کا کھانا کھا چکے ہیں اور آسمان کو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔
دور باد سموم چلنے لگتی ہے۔
صحرا کی گہرائیوں میں سے گیدڑوں کی آوازیں اور شیروں کی دھاڑ سنائی دیتی ہے]

راہب

آسمان تاریک ہو رہا ہے۔ جاندار اور بیجان اشیاء پر بیہوشی سی طاری ہو رہی ہے۔ دُور سے گیدڑوں کی چیخیں سنائی دے رہی ہیں تھوڑی دیر میں ہوائیں بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے ساتھ قہر کے دروازے کھول دینگی۔

پالیموں

اپنی اپنی جھونپڑیوں کو واپس جاؤ۔ اور اپنا غلہ اور پھل سنبھال لو۔ ورنہ آندھی ان کو صحرا میں دور دور تک بکھیر دے گی (راہب اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں)

ایک راہب

(چلتے ہوئے) اتائیل!۔۔۔ کیا کسی نے اس کو دیکھا ہے؟

پالیمون

اسے واپس لوٹے بیس دن ہو چکے ہیں۔ لیکن اے بھائیو جس دن سے وہ واپس آیا ہے۔ نہ اس نے کچھ کھایا نہ پیا ہے۔ اسے جہنم پر جو فتح نصیب ہوئی ہے۔ اس نے اس کے جسم و روح کو چور چور کر دیا ہے۔

(اتائیل جھونپڑی سے باہر نکلتا ہے۔ جسم خمیدہ ہے۔ چہرہ تنا ہوا ہے۔ نظریں مبہوت ہیں)

راہب

(ادب کے ساتھ) وہ آگیا!

(اتائیل ان کے بیچ میں سے ان کو دیکھے بغیر گذر جاتا ہے)

چند راہب

اس کا دھیان کہیں اور لگا ہے۔

چندا ور راہب

وہ خدا میں محو ہے۔

راہب

(چلتے ہوئے) اس کی خاموشی کا احترام کرو اور اسے مت چھیڑو۔

اناتیل

(پالیمون سے عاجزی کے ساتھ) محترم باپ۔ مجھے کچھ کہنا ہے۔ مجھے تم سے اپنے درد و کرب کا اعتراف کرنا ہے۔ اے پالیمون! تم جانتے ہو کہ میں نے سیاہ کار تائیس کی رُوح پر فتح پائی۔ اس فتح پر مجھے فخر تھا اور میں شاداں تھا۔ اور پھر میں اس پرسکون صحرا میں واپس آیا۔ لیکن اب اطمینان قلب مجھ سے کوسوں دُور ہے۔ میں نے اپنے نفس کو بے رحمی سے کچلا لیکن کچھ حاصل نہ ہُوا میں نے اپنے جسم کو زخموں سے چور چور کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہُوا۔ میں کسی شیطانی جذبے کی زنجیروں میں جکڑا ہُوا ہوں۔ اس عورت کے حسن کا تصوّر مجھے دیوانہ بنا رہا ہے۔ مجھے سوائے تائیس کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اور اس ایک ہستی میں مجھے جسم کی ہر لذّت اور دنیائے حسن کا ہر جلوہ دکھائی دیتا ہے۔

(شرم کے مارے پانی پانی ہو کر پالیمون کے قدموں پر گر پڑتا ہے)

پالیمون

(نرمی کے ساتھ) میں نے تم سے کہا نہ تھا۔ "میرے بیٹے ہم راہبوں کو اس دُنیا

کے لوگوں سے احتراز واجب ہے شیطان کے مکر سے خبردار رہو" ؟ تو پھر تم کیوں جانے پر تلے ہوئے تھے ۔ آسمانی باپ تمہارا حامی و ناصر ہوا۔ خدا حافظ!

(اتانیل کھڑا ہوجاتا ہے ۔ پالیموں اسے گلے سے لگا کر چلا جاتا ہے ۔ اتانیل تنہا گھٹنوں کے بل چٹائی پر گر کر اپنے بازو پھیلا دیتا ہے ۔ اور خاموشی کے ساتھ خدا سے دُعا مانگتا ہے ۔ پھر ہاتھ باندھے لیٹ کر سو جاتا ہے)

(تھوڑی دیر کے بعد اندھیرے میں تائیس کا تصور چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے)

تائیس

(اتانیل سے دلفریب اور زہد شکن انداز میں) تم کس لئے اس قدر غصے سے بھرے ہوئے ہو؟ اور تمہاری آنکھوں میں جو روشنی چمک رہی ہے۔ اسے کیوں جھٹلا رہے ہو؟ ——————

اتانیل

(عالم خواب میں) تائیس! . . . .

تائیس

وہ کونسی منحوس حماقت ہے جو تمہاری تقدیر کے راستے میں حائل ہے؟ انسان عشق کے لئے بنا ہے اور تم دھوکا کھا رہے ہو!

اتانیل

(گھبرا کر جاگ اٹھتا ہے) ملعون شیطان۔ میرے سامنے سے ہٹ جا . . .
آہ میرا جسم پھک رہا ہے!

تائیس

(غصّہ دلا کر) ونیس سے سرکشی کرنے والے ہمّت ہو تو آجانا!

اتانیل

(سراسیمہ) میرا دم نکل رہا ہے اتائیس! میرے پاس آؤ!
(تائیس کا بلند قہقہہ سنائی دیتا ہے اور اس کی شکل دفعتہً غائب ہو جاتی ہے)
(پھر ایک اور خواب صورت پذیر ہوتا ہے۔ آسمان نکھرا ہوا ہے۔ اور سامنے البین
کا گھر نظر آرہا ہے۔
ایک انجیر کے درخت کے سایے میں تائیس بے حس وحرکت پڑی ہے اس
کے ارد گرد راہب عورتیں گھٹنوں کے بل کھڑی ہیں)

اتانیل

(اس خواب کو دیکھ کر دہشت کے مارے چیخ مارتا ہے) آہ!

آوازیں

ایک مقدّس ہستی دُنیا سے رخصت ہونے والی ہے۔ سکندریہ کی تائیس
مرنے کو ہے! تائیس مرنے کو ہے!

اناٹیل

(دیوانہ وار) تائیس مرنے کو ہے! تائیس مرنے کو ہے (غصّے سے بے تاب ہو کر) تو پھر یہ آسمان گر کیوں نہیں پڑتا؟ سینوں میں دم کیوں باقی ہے روشنی میں چمک کیوں ہے۔ کون و مکان فنا کیوں نہیں ہو جاتے تائیس مرنے کو ہے ——— آہ ایک دفعہ پھر اس کو دیکھ لوں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں۔ اسے گلے سے لگا لوں۔ اسے اپنے پاس رکھ لوں میں اسی کو چاہتا ہوں۔ میری عقل اندھی تھی جو اس سے پہلے میری سمجھ میں نہ آیا کہ وہی میرا سب کچھ ہے۔ اس کا ایک بوسہ جنّت سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ میں اس کے سب چاہنے والوں کو ایک ایک کر کے قتل کر دیتا۔ نہیں تائیس ابھی نہ مرو۔ نہیں نہیں۔ میں تمہیں سینے سے لگا لونگا۔ میری ہو جاؤ! میری ہو جاؤ!!

(بھاگ اٹھتا ہے اور رات کی تاریکی میں غائب ہو جاتا ہے
اندھیرا سیاہ بادل بجلی اور گرج
موسیقی اگلے سین کے آغاز تک جاری رہتی ہے)

تیسرا منظر

(البین کے گھر کا باغیچہ
ایک انجیر کے درخت کے سائے میں تائیس بے حس وحرکت پڑی
ہے گویا مردہ ہے۔
راہب عورتیں اور البین اس کے گرد جمع ہیں)

راہب عورتیں

(ہاتھ باندھے گھٹنوں کے بل کھڑی ہیں۔ اور زیر لب دعا مانگ رہی ہیں) ۔ اے خداوند۔ مجھ پر رحم کر! اے خدا اپنی محبت کے صدقے۔ اپنی رحمانیت کی طفیل میرے گناہوں کو دھو ڈال!

البین

(تائیس کو دیکھ کر) خُدا بلا رہا ہے۔ اور آج رات یہ پاکیزہ چہرہ کفن کی سفیدی میں چھُپ جائے گا۔ تین مہینے تک یہ راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں مانگتی رہی ہے۔ اور آنسو بہاتی رہی ہے۔ اس کا جسم نحیف و نزار ہے لیکن اس کے گناہ سب دُھل چُکے ہیں۔

راہب عورتیں

اے خدا مجھ پر رحم کر۔ اے خدا اپنی محبت کے صدقے !

(اتانیئل ۔ زرد رو اور از حد مغموم باغ میں داخل ہوتا ہے

البین کو دیکھ کر سنبھل جاتا ہے ۔ اور عاجزی کے انداز میں ٹھہر جاتا ہے ۔ البین آگے بڑھتی ہے ۔ اور راہب عورتیں اتانیئل اور تائیس کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں)

البین

(اتانیئل سے) محترم باپ ۔ تمہارا آنا مبارک ہو۔ یقیناً تم اس مقدس ہستی کو برکت دینے کے لئے آئے ہو۔

اتانیئل

(اپنی بدحواسی پر مشکل سے قابو پا کر) ہاں . . . .
تائیس! . . . .

البین

تمہارے احکام کی پوری پوری تعمیل کرنے کے بعد اب وہ خدا کے دیدار سے مشرّف ہونے والی ہے۔

(راہب عورتیں پیچھے ہٹ جاتی ہیں ۔ اور اتانیئل کی نظر تائیس پر پڑتی ہے)

اتانیل

(جیسے درد سے بیقرار ہو) تائیس! .... تائیس! ....

(بیتاب ہو کر منہ کے بل گر پڑتا ہے۔ البین اور راہب عورتیں پرے ہٹ جاتی ہیں۔ اور دعا میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ اتانیل بصد مشکل گھٹنوں کے بل کھڑا ہو کر اپنے بازو تائیس کی طرف پھیلا دیتا ہے)

اتانیل

(بہت ہی ہلکی آواز میں) تائیس! ——————

تائیس

(آنکھیں کھول دیتی ہے۔ اور حسرت زدہ نظروں سے اتانیل کے چہرے کو دیکھتی ہے) محترم باپ۔ تم ہو؟ (اتانیل کا جواب اسے بالکل سنائی نہیں دیتا) تمھیں وہ شاندار سفر یاد ہے۔ جب تم مجھے یہاں لے کر آئے تھے؟

اتانیل۔

میں تمہارے نسوانی حسن کے سوا باقی سب کچھ بھلا چکا ہوں۔

تائیس

تمہیں وہ راحت اور آرام کی گھڑیاں یاد ہیں۔ اُس خیابان کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں؟

اناتیل

(والہانہ) مجھے صرف وُہ پیاس یاد ہے جو تمہارے سوا اور کوئی نہیں بُجھا سکتا۔

تائیس

اور پھر تمہیں وہ مقدّس الفاظ یاد ہیں۔ وُہ جب تمہاری زبان سے میں نے سچے عشق کی حقیقت کو پہچانا۔

اناتیل

(بیقرار ہوکر) میں تمہیں دھوکا دے رہا تھا۔

تائیس

اور وُہ دیکھو صبح ہونے آئی۔ مشرق کے شہابی رنگ کو دیکھو!

اناتیل

نہیں نہیں۔ آسمان بے حقیقت ہے۔ سب کچھ ہیچ ہے۔ زندگی اور انسانی محبّت کے سوا باقی سب جھوٹ ہے۔ میں تم پر مرُ چکا ہوں!

تائیس

جنّت کے دروازے کھُل رہے ہیں۔ وہ دیکھو خدا کے فرشتے اور رسُول آپہنچے۔ وُہ مُسکراتے ہوئے۔ ہاتھوں میں پھُول اُٹھائے آرہے ہیں۔

اناتیل

میری راحت، میری زندگی، میری بات سُنو۔

تائیس

(اُٹھ کر کھڑی ہوگئی ہے اور کانپ رہی ہے) وُہ سفید سفید پروں والے فرشتے آسمان پر اُڑ رہے ہیں اور جیسا کہ تم نے کہا تھا شفیع خداوندی اپنی نُور کی انگلیوں سے میرے آنسو ہمیشہ کے لئے پونچھ رہا ہے۔

اتانیئل

کہو کہ میں زندہ رہونگی۔ کہو کہ میں ابھی نہ مرونگی۔

تائیس

سُنہری ساز کا ترنم مجھے مسحُور کر رہا ہے۔ معطر ہوائیں مجھے مست کر رہی ہیں۔ میری مصیبتوں پر آسمانی برکات کا نزول ہو رہا ہے۔ آہ۔ خداوند آہ۔ مجھے خدا نظر آرہا ہے۔

(مرجاتی ہے)

(اتانیئل چیخ کر گھٹنوں کے بل گر پڑتا ہے)

مختصر

فہرست کتب

ہاشمی بک ڈپو لاہور

(محمدی پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور)

ادب و تنقید

سیرتِ اقبال - طاہر فاروقی ایم۔ اے ... ۳/۸

مقالاتِ یوم اقبال ۳/

اقبال اور اس کا پیغام - ڈاکٹر تصدق حسین ... ۱/۸/-

مختصر تاریخ اردو - اعجاز حسین ایم۔ اے ۲/۸

تاریخ ادب اردو - رام بابو سکسینہ ۹/

مکاتیب غالب - ناظم علی عرشی ۴/

ہندی شاعری - ڈاکٹر اعظم کریوی ۲/

کبیر صاحب ۲/

مقالات حالی حصہ اول ۴/

محاسن کلام غالب - ڈاکٹر عبدالرحمٰن ۱/

وضع اصطلاحات - وحید الدین سلیم ... ۲/۱۲

خطبات گارساں دتاسی ۴/۸

سودا - پروفیسر چاند ایم۔ اے ۳/

خیام - شبلی نعمانی ۴/

گُلِ رعنا - اردو زبان کی ابتدائی تاریخ ۴/

افاداتِ مہدی - مہدی حسین مرحوم ۳/

مضامین رشید - پروفیسر رشید احمد صدیقی ... ۲/

طنزیات و مضحکات - پروفیسر رشید احمد صدیقی - ۳/

یادگار انیس - مسعود حسین رضوی ۳/

نظم

ارمغانِ حجاز - سر محمد اقبال مجلد ۳/۸

بانگِ درا ۳/۸

بالِ جبریل ۳/

ضربِ کلیم ۲/۸

شعلۂ طور - جگر مرادآبادی ۲/۸

شعلہ و شبنم - جوش ۳/

سرودِ زندگی - اصغر گونڈوی ۲/

دیوانِ بیدار - بیدار دہلوی ۱/۸

نغمۂ حرم - اختر شیرانی ۱/۴

باقیاتِ فانی - بدایونی ۱/۸

کلیاتِ اکبر (تینوں حصے) اکبر الہ آبادی ۴/۸

دیوانِ غالب - بڑھیا ۱/۸

دیوانِ ظفر .... -/۸

دیوانِ میر درد .... -/۸

دیوانِ حالی .... -/۱۲

مسدس حالی ۰/۸/
دیوان ذوق ۰/۱۲/۰
شاہنامہ اسلام - حفیظ جالندھری اول و دوم ...۶/۰
سوز و ساز ۲/۰۰

تاریخ و سوانحعمری

سیرت النبی - شبلی نعمانی اول ۴/
" " " " دوم ۳/۸
" " " " سوم ۵/
" " " " چہارم ۵/
" " " " پنجم ۳/۸
" " " " ششم ۶/۰
خلفائے راشدین (سیر الصحابہ) ۳/
مہاجرین - جلد اول ۳/۸
" دوم ۲/
رقعات عالمگیر ۳/
تاریخ سسلی - جلد اول ۴/
" دوم ۴/

مختصر تاریخ ہند ۱/۰
ہماری بادشاہی ۱/
چینی مسلمان - بدر الدین چینی ۱/۸
عرب کی موجودہ حکومتیں ۱/۴/۰
تیمور - ہیرلڈ لیمب ۳/۱۲
چنگیز خاں ۳/۸
مصطفےٰ کمال - حمید ہارابیٹ لا ۲/۸
کمپنی کی حکومت - باری علیگ ۱/۸
عرب و ہند کے تعلقات - سلیمان ندوی ...۴/۰
انقلاب روس - کول ۲/۸
مہاراجہ رنجیت سنگھ ۴/
تاریخ فلسفہ سیاسیات ۴/
ہندوستان کا نیا دستور حکومت ۱/
مسولینی - مترجمہ چھبیل داس ۱/۱۲
میری جد و جہد - ہر ہٹلر ۲/۸
محمد شاہ تغلق - آغا مہدی حسین ۲/۸
پیغمبر صحرا - گابا ۲/۰
انقلاب فرانس - باری ۰/۱۲/۰
دنیا کی کہانی - محمد مجیب ۲/۰۰

تاریخ اسلام ۔ مکمل پانچ جلدیں ۔۔۔۔ ۵/

انگریزی عہد میں ہندوستانی تمدن کی تاریخ ۔۔ ۴/۸

قرون وسطی میں ہندوستانی تہذیب ۔۔۔۔ ۴/

تاریخ دستور حکومت ہند ۔ ڈاکٹر یوسف ۔۔۔ ۲/۸

اندرون ہند ۔ خالدہ ادیب خانم ۔۔۔۔ ۳/۸

جاپان ۔ چمن لال ۔۔۔۔۔۔۔ ۴/۸

ریاست ۔ افلاطون ۔۔۔۔۔۔ ۴/۸

مشاہیر یونان و روما ۔ دو جلد ۔۔۔۔ ۵/۸

ناول

دھرتی ماتا ۔ ابو سعید قریشی ۔۔۔۔۔ ۱/۱۲

داستان ۔ پیری لوئی ۔۔۔۔۔۔۔ ۲/

قلوپطرہ ۔ سلمی تصدق ۔۔۔۔۔۔ ۲/۸

میدانِ عمل ۔ منشی پریم چند ۔۔۔۔۔ ۲/۸

بیوہ ۔۔ ″ ″ ۔۔۔۔۔ ۱/

گئو دان ۔۔ ″ ″ ۔۔۔۔ ۲/۸

آزادی ہند ۔ چوہدری افضل حق ۔۔۔۔ ۲/

ماتا ہری ۔ محمد خلیل ۔۔۔۔۔۔۔ ۱/

انورہ ۔ فیاض علی ۔۔۔۔۔۔۔ ۲/۸

سراب ہستی ۔ ایم اسلم ۔۔۔۔۔۔ ۱/۸

مہدی ″ ″ ۔۔۔۔۔۔ ۳/

ثمر گناہ ″ ″ ۔۔۔۔۔۔ ۱/

آشوب زمانہ ″ ″ ۔۔۔۔۔۔ ۱/

فاؤسٹ ۔ شاہد احمد ۔۔۔۔۔۔ ۱/۴

اسرائیل کا چاند ۔ حیرت ۔۔۔۔۔ ۲/۸

فلسفہ

نفسیات فاسدہ ۔ میکڈوگل ۔۔۔۔۔ /۸

فلسفہ جمال ۔ ریاض الحسن ۔۔۔۔۔ ۱/

فلسفہ نفس ۔ ضامن نقوی ۔۔۔۔۔ ۱/

روح الاجتماع ۔ موسیو لیبان ۔۔۔۔ ۱/۸

تاریخ فلسفہ اسلام ۔ عابد حسین ۔۔۔۔ ۲/

برکلے اور اس فلسفہ ۔۔۔۔۔۔ ۱/

مبادی علم انسانی ۔ برکلے ۔۔۔۔۔ ۱/

پیام امن ۔ رچرڈ پال ۔۔۔۔۔ ۱/۴

مکالمات برکلے ۔۔۔۔۔۔ ۱/

مبادی فلسفہ ۔ عبدالماجد جلد اول ۔۔۔ ۱/

″ ″ ″ دوم ۔۔۔ ۱/

نفسیات ترغیب ۔ ۱/۱۲/

مقالہ روسو ۰/۸/

ابن رشد ۳/

نٹشے ۰/۱۲/

فہم انسانی ۔ ڈیوڈ ہیوم ۱/۸/

فلسفہ جذبات ۲/

افسانے

طلسمات ۔ عابد علی عابد ۱/

صنوبر کے سایے ۔ حجاب امتیاز علی ۱/

عورت ۔ رشید جہاں ۱/

خاموش حسن ۔ ٹیگور ۱/۴

آخری تحفہ ۔ منشی پریم چند ۱/۴

فردوس خیال ۔ ۔ ۔ ۱/

الہامی افسانے ۔ مرتضیٰ احمد میکش ۲/

آئی ۔ سی ۔ ایس ۔ عباس علی حسینی ... ۱/۸

دنیا کی حور ۔ کوثر چاند پوری ۱/

تفسیر حیات ۔ ایم ۔ ایم ۔ اسلم ۲/۸

کارزار حیات ۔ ۔ ۲/۸

طلسم حیات ۔ ماہر القادری ۱/۴/

چاند کا گناہ ۔ راجہ مہدی علی خاں ۲/

زاد راہ ۔ پریم چند ۱/

واردات ۔ ۔ ۱/

سیاہ کار اور دیگر افسانے ۔ نسیم فنوانی ۱/۰۰

سولہ سنگار ۔ سدرشن ۱/۸

صمدانی ۔ ناکارہ حیدرآبادی ... ۱/۸

تین پیسے کی چھوکری ۔ قاضی عبدالغفار ... ۱/۸

مزاحیہ کتب

مضامین پطرس ۲/

مزاجی ۔ ایم ۔ اسلم اوّل ۲/۴

۔ ۔ ۔ دوم ۲/۸

چچا چھکن ۔ امتیاز علی تاج ۱/۴

مطائبات ۔ سند باد جہازی ۱/

کیلے کا چھلکا ۔ ۔ ......

دنیائے تبسم ۔ شوکت تھانوی ۱/۴

ڈرامہ

انصاف - گالزوردی ۱/

فریب عمل " " ۲/

شکنتلا - اختر حسین رائے پوری ۱/

تاتن - ینگ ۲/۴

انار کلی - امتیاز علی تاج ۱/۱۲

شہنشاہ حبشہ - اختر اورینوی ۰/۶/

دو ڈرامے - چیخوف ۰/۸/

گناہ کی دیوار - اشتیاق حسین ۰/۸/

ہیملٹ - عنایت اللہ ۱

داستان

دُنیا کی سب سے رنگین کتاب افروڈائٹ کا ترجمہ

یہ کسی کی داستان ہے — یہ کسی کی زندگی کی تصویر ہے

رنگ و رس، خون اور شہد — جوگ و بروگ،

زندگی کے ساز میں جتنے سُر ہوتے ہیں سب اس میں موجود ہیں۔

کانپتا ہوا عشق، لجاتا ہوا حسن، آگ کی طرح بھڑکتی ہوئی آرزو، ہر چیز موجود ہے۔

داستان

ایک آئینہ ہے جس میں کسی کی رومانوی لیکن مہیب زندگی کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

بے باک، بے لاگ، نڈر، عُریان،

آپ گھبرائینگے، جھلائینگے لیکن پڑھتے جائینگے۔

حسن کی ہولناکیاں، عشق کی تازہ کاریاں، نیکی اور بدی کی کشمکش۔

داستان

کے آتشیں الفاظ میں دیکھئے۔ ضخامت ۴۶۵ صفحات - کاغذ بڑھیا - مجلد - قیمت صرف عا

سامراج

کامریڈ باری

انیسویں صدی میں جو سامراج کا قیامت خیز طوفان یورپ سے اٹھا۔ اس نے نصف صدی میں کتنے مشرقی تاجداروں کو خانمان برباد کر کے قعر گمنامی میں دھکیل دیا۔ بڑی بڑی سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ جن قوموں اور ملکوں کی شہرت کے آگے دنیا زانوئے ادب جھکایا کرتی تھی۔ وہ آج بے کسی اور بے حیائی کی زندگی بسر کر رہی ہیں +

یہ سب باتیں صنعتی انقلاب اور کارخانہ داروں کے لرزہ خیز مظالم کے نتائج ہیں۔ جنہوں نے تہذیب کے پردہ میں غارتگری کی اور مشرقی اقوام کو تجارت، نفع، حکومت کیلئے غلام بنایا +

اس صنعتی انقلاب نے سرمایہ داری کو پیدا کیا۔ اور سرمایہ داری نے اجارہ داری کو جنم دیا۔ سامراج اسی سرمایہ دارانہ اجارہ داری کا نام ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ دنیا کی نعمت و دولت، حکومت، و ثروت، حقوق و اختیارات صرف معدودے چند مجہول، کاہل اور عیش پسند لوگوں کیلئے ہے۔ جنہوں نے حرص، حسد، انانیت اور جوشِ حیوانیت سے اندھا ہو کر لوگوں سے آرام اور سکون کو چھین لیا ہے۔ بے روزگاری اور عسرت سے ملک تباہ حال ہے۔ یہ کتاب ان تمام حوادث اور واقعات کو عالمانہ انداز میں پیش کرتی ہے۔ قیمت ۱/۱۲

ہاشمی بک ڈپو لاہور